قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ
الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 10/دسمبر 2022ء | 15/جمادی الاول 1444 ہجری قمری | 10/فتح 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:271

ارشاد باری تعالیٰ

مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۶۲﴾

(البقرہ: 262)

ترجمہ: ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

فرمانِ رسولؐ

حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔‘‘

(ترمذی کتاب فضائل الجھاد باب فضل النفقۃ فی سبیل اللّٰہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مَیں تمہیں سب سخیوں سے بڑے سخی کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ اللہ تمام سخاوت کرنے والوں سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا ہے۔ پھر مَیں تمام انسانوں میں سے سب سے بڑا سخی ہوں۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد از علامہ ھیثمی جلد9 صفحہ31 بیروت)

فرمان خلیفۂ وقت

بہت سے احمدی ہیں جو قربانیوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب وہ قرآن اور حدیث میں اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پڑھتے ہیں تو اس بات پر ان کو یقین بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے اموال اور نفوس میں برکت کا بھی فرمایا ہے۔ جب انسان اپنی پیاری ترین چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں اس کو بڑھا کر دیتا ہوں اور سات سو گنا تک بھی دے سکتا ہوں اور اس سے زیادہ بھی دے سکتا ہوں۔ تو جب احمدی یہ قربانی کرتے ہیں اور جب احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق خرچ کرتے ہیں تو ان کو یہ بھی یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑھا کر دے گا اور ہمارے سے بھی یہ سلوک کرے گا۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ ’’جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے۔‘‘ یہ بڑی ضروری چیز یاد رکھنے والی ہے۔ دھوکے سے کمائی ہوئی کمائی اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ پاک کمائی قبول کرتا ہے اور فرمایا کہ ’’جس نے پاک کمائی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا (چاہے وہ کھجور کے برابر ہی کمائی ہو) اور اسے بڑھاتا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔‘‘ فرمایا کہ ’’جیسے تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے اور اسے بڑا جانور بنا دیتا ہے۔‘‘

(صحیح البخاری کتاب الزکاۃ باب الصدقۃ من کسب طیب الخ حدیث 1410)

(خطبہ جمعہ 3/ نومبر 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

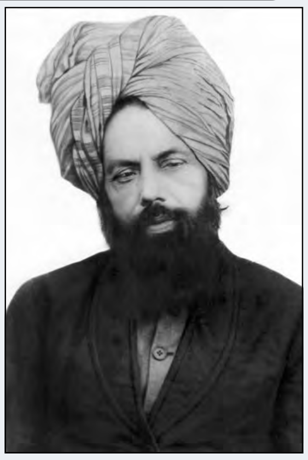

- دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا۔ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔ کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔

اور ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں، لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔

پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کُل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 95-96 ایڈیشن 1984ء)

- مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اُسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے…

یاد رکھو! ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اَور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 282 ایڈیشن 1984ء)

اس شمارہ میں

- ختم المرسلین ہیں محمد مصطفیؐ (منظوم)
- مسلمان وہی ہے جو صدقات اور دعا کا قائل ہے
- دلچسپ و مفید واقعات و حکایات
- اپنے جائزے لیں
- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورۂ امریکہ 2022ء
- سو سال قبل کا الفضل

دربارِ خلافت

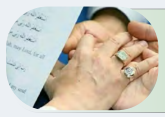

’’اچھا!جو دنیا پسند ہے وہاں چلے جاؤ‘‘

مؤرخہ 26/ جون 2022ء کو مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے خدام کی حضور انور ایدہ اللہ سے ورچوئل ملاقات میں ایک خادم نے سوال کیا:

سوال: پیارے حضور! کبھی کبھار انسان کو جب کسی چیز میں کامیابی نہیں ملتی تو اس کی وجہ سے ایک مایوسی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اس کیفیت میں انسان کا کسی بھی چیز میں دل نہیں لگتا اور یہ کیفیت انسان کے اپنے کنٹرول میں بھی نہیں ہوتی۔ اس موقعہ پر انسان یہ سوچ کر دل کو تسلی دینے کی کوشش بھی کرتا ہے کہ ہر کام میں اللہ کی مصلحت ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی اس کیفیت سے نکلنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ پیارے حضور رہنمائی فرمائیں کہ انسان کو اس کیفیت میں کیا کرنا چاہیے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ایک شعر ہے۔ ؎

مایوس و غمزدہ کوئی اس کے سوا نہیں
قبضے میں جس کے قبضۂ سیف خدا نہیں

’’اللہ تعالیٰ کی تلوار کو ہاتھ میں رکھو۔ یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ دعائیں سنتا ہے۔ یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جس حالت میں سے گزار رہا ہے، یہ شاید کوئی چھوٹا سا عارضی trial ہو، کوئی امتحان ہو، جس میں سے ہم نے گزرنا ہو اور اس امتحان میں سے گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کامیابی دے گا اور انسان اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کر رہا ہو۔ یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے۔ یہ تو ایک نیچرل چیز ہے کہ انسان کی طبعیت میں مایوسی کی کیفیت آتی ہے۔ نفسیاتی اثر بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسی حالت میں بالکل ہی desperate ہو کہ توسب کچھ ہی چھوڑ کر گھر بیٹھ جانا یا کمرہ بند کر کے depression میں چلے جانا، یہ چیز غلط ہے اس وقت ہمت کرنی چاہیے، will-power سے کام لینا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنی چاہیے۔ اگر بہت ہی زیادہ critical حالت ہوگئی ہے، تو پھر ڈاکٹر کے پاس جا کر علاج بھی کروا لینا چاہیے کیونکہ پھر یہ بیماری کی صورت بن جاتی ہے، تو پھر اس کو بیماری کے طور پر treat کرو اور دوائی لو، تا کہ اس ڈپریشن کے phase سے انسان باہر نکل آئے۔ otherwise اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو اور اس سے دعا مانگو، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور کوشش کرو کہ میں نے اس phase سے باہر نکلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ ’’اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ‘‘ اللہ تعالیٰ کا بار بار ذکر کرو، تمہارے دلوں کو اطمینان نصیب ہوگا۔ اس کے لیے کوشش کرنی پڑتی ہے، will-power سے کام لینا پڑتا ہے اور جو حقائق ہیں ان کو face کرنا چاہیے، مرد بننا چاہیے۔ اس کا اور کوئی علاج نہیں ہے۔ یہی علاج ہے، will-power، دعا، کوشش اور محنت۔ جس کام میں کمی ہے، ہوسکتا ہے کہ گر اا یک کام میں انسان ناکام ہوتا ہے اور کامیابی نہیں ملتی تو دوسرے کام میں کامیابی مل جائے۔ بعض دفعہ تو لمبا عرصہ نہیں ملتی اور ایک trial میں انسان جا رہا ہوتا ہے۔ لیکن خدا کو چھوڑ کر اور کہیں رستہ بھی نہیں ہے۔ اس مجذوب کی طرح جو بیٹھا تھا اور نعرے لگایا کرتا تھا ’’اللہ میاں! تیری دنیا پسند نہیں آئی۔ ‘‘حضرت خلیفہ اولؓ وہاں سے گزرا کرتے تھے اور وہ نعرہ لگایا کرتا تھا۔ ایک دن سر نیچے کیے بہت خاموش بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے پوچھا کہ ’’آج نعرے نہیں لگا رہے کہ ’’اللہ تعالیٰ تیری دنیا پسند نہیں آئی‘‘‘‘ کہتا ہے آج اللہ تعالیٰ نے مجھے جواب دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا، ’’کیا جواب دیا؟‘‘ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔ ’’اچھا! جو دنیا پسند ہے وہاں چلے جاؤ۔ ‘‘تو دنیا تو یہی ہے۔ اسی میں رہنا ہے۔ اسی میں گزارا کرنا ہے۔ اس لیے ہمت اور مردانگی سے رہنا پڑے گا۔‘‘

(الفضل آن لائن یکم جولائی 2022ء)

خَتمُ المرسلیں ہیں محمد مصطفیٰؐ

قابلِ تحسیں شریعت آپؐ کی
ہم پہ لازم ہے اطاعت آپؐ کی

آپؐ ہیں صادق امیں یا مصطفیٰؐ!
دنیا میں پھیلی صداقت آپؐ کی

آپؐ احمد مجتبیٰ، خیر الوریٰ
یا نبیؐ! اعلیٰ ہے سیرت آپؐ کی

دستِ شفقت سب پہ رکھا آپؐ نے
ہر کسی پر ہے عنایت آپؐ کی

آپؐ کی قربان جاؤں شان پر
کرتا ہے قرآن مدحت آپؐ کی

ہوتا ہے انصاف ہر اک سے جہاں
عدل کا پیکر عدالت آپؐ کی

جان و دل سے ہوں فدا سرکارؐ پر
بس گئی دل میں محبت آپؐ کی

اُس کو مل جائے گی جنت مومنو!
ہو عطا جس کو شفاعت آپؐ کی

اُنؐ کا بشریٰ ہے بہت اونچا مقام
ہو بیاں کیسے فضیلت آپؐ کی

بشریٰ سعید عاطف۔ مالٹا

اداریہ

مسلمان وہی ہے جو صدقات اور دعا کا قائل ہے

(حضرت مسیح موعودؑ)

مسلمان کی تعریف بہت وسیع امر ہے۔ 1953ء میں جسٹس منیر انکوائری پینل میں مسلمانوں کے فرقے کسی تعریف پر اکٹھے نہ ہو سکے تھے۔ جماعت احمدیہ نے جو تعریف پیش کی وہ یہ ہے:

’’جماعت احمدیہ کے نزدیک مسلمان کی صرف وہی تعریف قابل قبول اور قابل عمل ہوسکتی ہے جو قرآن عظیم سے قطعی طور پر ثابت ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی طور پر مروی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں اُس پر عمل ثابت ہو۔ اس اصل سے ہٹ کر مسلمان کی تعریف کرنے کی جو بھی کوشش کی جائے گی وہ رخنوں اور خرابیوں سے مبرا نہیں ہوگی بالخصوص بعد کے زمانوں (جبکہ اسلام بٹتے بٹتے بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگیا) میں کی جانے والی تمام تعریفیں اس لئے بھی ردّ کرنے کے قابل ہیں کہ اُن میں آپس میں تضاد پایا جاتا ہے اور بیک وقت اُن سب کو قبول کرنا ناممکن نہیں اور کسی ایک کو اختیار کرنا اس لئے ممکن نہیں کہ اس طرح ایسا شخص دیگر تعریفوں کی رُو سے غیر مسلم قرار دیا جائے گا اور اس دلدل سے نکلنا کسی صورت میں ممکن نہیں رہے گا۔‘‘

(محضر نامہ صفحہ 16)

آنحضرتؐ کے الفاظ میں مسلمان کی تعریف

(i)۔ ایک دفعہ مدینہ منورہ میں آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کی فہرست تیار کرنے کا ارشاد فرمایا اور یہ ہدایت فرمائی کہ:

وَاکْتُبُوْالِیْ مَنْ یَّلْفِظُ بِالْاِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ

(بخاری کتاب الجھاد)

کہ لوگوں میں سے جو شخص اپنی زبان سے اسلام کا اقرار کرتا ہے اس کا نام میرے لئے تیار ہونے والی فہرست میں لکھ لو۔

(ii)۔ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَ اسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ فَلَا تَخْفِرُوْا اللّٰہَ فِیْ ذِمَّتِہٖ

(صحیح بخاری کتاب الصلوۃ)

ترجمہ: جو شخص بھی ہمارے قبلہ (یعنی کعبہ) کی طرف منہ کر کے مسلمانوں کی سی نماز پڑھے اور مسلمانوں کا ذبیحہ کھائے پس وہ مسلمان ہے جس کو خدا اور اس کے رسول کی ضمانت حاصل ہے۔ پس تم خدا اور رسولؐ کی ضمانت کو مت توڑو۔

(iii)۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے ایک دشمن کو پکڑا تو اس نے کلمہ توحید پڑھ دیا۔ لیکن انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس واقعہ کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا:

اے اسامہ! تم نے اسے کلمہ توحید پڑھ لینے کے باوجود قتل کر دیا؟ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! اس نے ہتھیار کے ڈر سے ایسا کہا تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا:

اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِہٖ حَتّٰی تَعْلَمَ اَقَالَھَا اَمْ لَا

(بخاری کتاب المغازی باب اسامہ بن زید)

کہ کیا تو نے اس کا دل چیر کے دیکھا کہ اس نے دل سے کہا یا نہیں؟ آپ بار بار یہ بات دہراتے جاتے تھے۔

اسلام کی جو تعریفیں مختلف جگہوں سے ملتی ہیں۔ اس کے مطابق اللہ کو وحدہ لاشریک تسلیم کرنا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور قرآن کریم کو خاتم الکتاب ماننا، ارکان اسلام اور ارکان ایمان پر یقین رکھنا۔ ویسے تو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بھی مسلمان قرار دیا جو سابقہ انبیاء پر ایمان لائے۔ انہی تعریفوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیرعنوان فقرہ کو اس آرٹیکل میں دیکھنا ہوگا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’مسلمان وہی ہے جو صدقات اور دعا کا قائل ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد1 صفحہ 295 ایڈیشن 1984ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے اس فقرہ کو اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 9/ اپریل 2010ء میں بیان فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ جو انسانی فطرت کی پاتال تک سے واقف ہے جس طرح وہ اپنی مخلوق کو جانتا ہے کوئی اور نہیں جان سکتا ہے، اس نے پیدا کیا ہے۔ اس نے یہ فرمایا کہ دعوت الی اللہ کرنے والے سے کون بہتر ہو سکتا ہے؟ تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ دعوتِ الی اللہ کرنے والے کی کوشش ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ وہ اعمالِ صالحہ بجالائے اور یہ اعلان کرے کہ میں کامل فرمانبردار بنتا ہوں یا بننے کی کوشش کروں گا۔ مجھ پر مسلمان ہونے کا احمدی ہونے کا صرف Label نہیں لگا ہوا۔ بلکہ میں خدا تعالیٰ کے احکامات کو کامل فرمانبرداری سے ادا کرنے کی کوشش کرنے والا ہوں اور ایک مسلمان فرمانبردار تبھی بنتا ہے جب حقوق اللہ کی طرف بھی توجہ رہے اور حقوق العباد کی طرف بھی توجہ رہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ مسلمان کے فرمانبردار ہونے کا عبادت کے ساتھ بہت تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ مسلمان وہی ہے جو دعا اور صدقات کا قائل ہو۔‘‘

(الفضل آن لائن لندن 3/ اکتوبر 2022ء)

حضرت مسیح موعودؑ کے اس مختصر سے تربیتی فقرہ میں دعا کے الفاظ میں حقوق اللہ اور صدقات کے الفاظ میں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف احمدیوں کو متوجہ کرنا ہے اور یہی دو حقوق دین اسلام کا نچوڑ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حوالہ سے ایک جگہ فرمایا کہ ’’حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ظلم و زیادتی نہ کرو۔ اپنے فرائض منصبی نہایت دیانت داری سے بجا لاؤ۔‘‘

(ملفوظات جلد1 صفحہ 265)

جہاں تک حقوق اللہ کی ادائیگی میں دعا کا تعلق ہے۔ گزشتہ 6 ماہ سے ہر بدھ وار کو الفضل آن لائن میں دعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے کے عنوان پر امریکہ سے مکرمہ حسنیٰ مقبول احمد سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے ارشادات پیش کئے ہیں اور یہ ایک بہت عمدہ مائدہ تیار ہوگیا ہے۔ اس سے استفادہ کرنا چاہیے۔

دعا کی اہمیت، افادیت اور اس کے فضائل پر قرآن کریم اور احادیث میں بہت سبق ملتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مجسم دعا تھے اور صحابہؓ نے آپؐ کی تقلید میں اپنے آپ کو دعاؤں سے مزین کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ جب حضرت عمر بن الخطابؓ نے عمرہ پر جانے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے اجازت دیتے ہوئے حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا: لَا تَنْسَنَا یَا اُخَیَّ مِنْ دُعَائِکَ (ترمذی کتاب الدعوات) کہ اے میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔

ایک موقع پر فرمایا اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ یہ اس عبادت کا مغز ہے جس کی خاطر فرمایا گیا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ اس سے با آسانی دعا کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’دعا میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ (الفرقان:78) ایک انسان جو دعا نہیں کرتا۔ اس میں اور چارپائے میں کچھ فرق نہیں۔ ایسے لوگوں کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَیَاْکُلُوْنَ کَمَا تَاْکُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًی لَّھُمْ (۱۳) یعنی چارپائیوں کی زندگی بسر کرتے ہیں اور جہنم ان کا ٹھکانا ہے۔

پس تمہاری بیعت کا اقرار اگر زبان تک محدود رہا تو یہ بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی۔ چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔ میں ہرگز یہ بات نہیں مان سکتا کہ خدا تعالیٰ کا عذاب اس شخص پر وارد ہو جس کا معاملہ خدا تعالیٰ سے صاف ہو۔ خدا تعالیٰ اسے ذلیل نہیں کرتا جو اس کی راہ میں ذلت اور عاجزی اختیار کرے۔ یہ سچی اور صحیح بات ہے...پس راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ کوٹھری کے دروازے بند کر کے تنہائی میں دعا کرو کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اپنا معاملہ صاف رکھو کہ خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہو جو کام کرو نفسانی غرض سے الگ ہو کر کرو تا خدا تعالیٰ کے حضور اجر پاؤ۔‘‘

(ملفوظات جلد9 صفحہ 357-359 ایڈیشن 1984ء)

انفاق فی سبیل اللہ اور صدقہ وخیرات

زیر نظر عنوان میں حقوق العباد میں صدقہ وخیرات کا ذکر بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انفاق فی سبیل اللہ پر بہت زور دیا ہے۔ نماز کے ذکر کے بعد انفاق فی سبیل اللہ کا ذکر بہت زیادہ ملتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو حکایات کی روشنی میں اس مضمون کو سمجھایا ہے۔ ایک دفعہ یہ قصہ صحابہ کو سنایا کہ ایک آدمی بے آب وگیاہ جنگل سے گزر رہا تھا کہ گھنے بادل آئے جو برسنے لگے۔ اس آدمی نے ایک آواز سنی کہ اے بادل! فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر۔ اس نے دیکھا کہ پانی ایک نالے کی صورت میں پتھریلی زمین پر جانے لگا۔ وہ آدمی اس کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگا تا اس نیک آدمی کو جان سکے۔ وہ آدمی کیا دیکھتا ہے کہ یہ نالی ایک باغ میں جا کر رکی اور اس کا مالک اس پانی سے باغ کو سیراب کر رہا تھا۔ تب آدمی نے اس سے نیکی اور اس انعام کی وجہ پوچھی۔ اس نیک آدمی نے بتایا کہ میرا طریق کار یہ ہے کہ اس باغ سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی اللہ تعالیٰ کی راہ میں، ایک تہائی اپنے اہل و عیال کے لیے جبکہ باقی تہائی حصہ اگلی فصل کے لیے بیج خریدنے کے لیے رکھتا ہوں۔

(حدیقۃ الصالحین از ملک سیف الرحمٰن مرحوم صفحہ 706-707)

دیکھیں! اللہ تعالیٰ کو اس نیک آدمی کی صدقہ وخیرات کی خوبی پسند آئی اور اس کے صلہ میں انعام بھی کتنا بڑا دیا کہ بادلوں کو اس کی طرف موڑ دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’دعا، صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایسی ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے اور کروڑ ہا صلحاء اور اتقیاء اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس امر پر گواہ ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد1 صفحہ 158-159 ایڈیشن 1984ء)

پھر ایک موقع پر دعا و صدقات کے آپس کے تعلق کو یوں بیان فرمایا۔

’’دعا بہت بڑی سپر کامیابی ہے۔ یونسؑ کی قوم

بقیہ صفحہ 6 پر

محمد انور شہزاد

دلچسپ و مفید واقعات و حکایات

بیان فرمودہ

حضرت مصلح موعودؓ

قسط 10

یارسول اللہ! قصور میرا ہی تھا

ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ میں لڑائی ہو گئی۔ حضرت ابوبکرؓ حق پر تھے اور حضرت عمرؓ اس لڑائی میں حق بجانب نہیں تھے مگر حضرت عمرؓ چونکہ تیز طبیعت انسان تھے اس لئے حضرت ابوبکرؓ نے جب وہاں سے ہٹنا چاہا تو حضرت عمرؓ نے یہ سمجھا کہ یہ رسول کریم ﷺ کے پاس میری شکایت کرنے چلے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے زور سے حضرت ابوبکرؓ کا دامن کھینچا کہ ٹھہریں بات تو سنیں۔ مگر اس جھٹکے سے حضرت ابوبکرؓ کا کرتہ پھٹ گیا اور وہ وہاں سے چل پڑے۔

حضرت عمرؓ کے دل میں خیال آیا کہ وہ ضرور رسول کریم ﷺ کے پاس میری شکایت کرنے گئے ہیں حالانکہ وہ شکایت کرنے نہیں بلکہ اپنے گھر گئے تھے مگر بہرحال اس خیال کے آنے پر وہ رسول کریم ﷺ کی طرف دوڑے۔ اتنے میں کسی نے حضرت ابوبکرؓ کو اطلاع دی کہ حضرت عمرؓ نے آپ پر ظلم بھی کیا ہے اور پھر وہ آپ کی شکایت کرنے رسول کریم ﷺ کے پاس بھی پہنچ گئے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کو خیال آیا کہ رسول کریم ﷺ مجھ سے ناراض ہوگئے تو یہ اچھا نہیں ہوگا چنانچہ وہ بھی جلدی جلدی رسول کریم ﷺ کے مکان کی طرف چل پڑے۔ جب دروازے کے قریب پہنچے تو چونکہ حضرت عمرؓ پہلے پہنچ چکے تھے اس لئے بات شروع تھی اور اس دوران میں حضرت عمرؓ کے دل میں بھی ندامت پیدا ہو چکی تھی۔ چنانچہ وہ کہنے لگے کہ یارسول اللہ! غصہ میں مجھے خیال نہ رہا اور میں نے حضرت ابوبکرؓ پر اظہار ناراضگی کر دیا۔

رسول کریم ﷺ نے جب یہ بات سنی تو آپ کا چہرہ سُرخ ہوگیا اور آپ نے فرمایا اے لوگو! تم مجھے اور ابوبکرؓ کو تکلیف دینے سے باز بھی آؤگے یا نہیں؟ جب تم لوگ میری مخالفت کر رہے تھے تو اُس وقت ابوبکرؓ ہی تھا جو مجھ پر ایمان لایا اور میں نے کبھی کوئی نصیحت نہیں کی جو ابوبکرؓ نے نہ مانی ہو یا اس کے متعلق اس کے دل میں کوئی کجی پائی گئی ہو بلکہ جب بھی میں نے کچھ کہا اس نے اسے مانا اور تسلیم کیا۔ پس کیا تم مجھے اور اسے دکھ دینے سے باز نہیں آؤ گے؟

آپ یہ الفاظ فرما ہی رہے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ پہنچ گئے اور انہوں نے پہنچتے ہی اپنی اس نیکی کا تازہ بتازہ ثبوت بہم پہنچا دیا جس کا رسول کریم ﷺ ابھی ذکر فرما رہے تھے۔ چنانچہ وہ آئے تو اس نیت سے تھے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں یہ عرض کریں کہ عمرؓ نے ان پر ظلم کیا ہے مگر جب انہوں نے دیکھا کہ رسول کریم ﷺ حضرت عمر پر ناراض ہو رہے ہیں تو انہوں نے جھٹ اپنے گھٹنے ٹیک دیئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! قصور میرا ہی تھا عمرؓ کا قصور نہیں تھا۔

تو ان لوگوں کی خدمات اور قربانیوں کو اگر دیکھا جائے تو واقعہ میں ان کا پایہ نہایت بلند معلوم ہوتا ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 صفحہ 503-505)

میں تجھے ضرور قتل کر دیتا

ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کی مجلس میں باتیں ہو رہی تھیں کہ حضرت ابوبکرؓ سے ان کے ایک بیٹے نے جو بعد میں مسلمان ہوئے کہا کہ ابا! فلاں جنگ کے موقع پر جب آپ فلاں جگہ سے گزر رہے تھے تو اُس وقت میں ایک پتھر کے پیچھے چھپا بیٹھا تھا اور اگر چاہتا تو آپ پر حملہ کر کے آپ کو ہلاک کر سکتا تھا مگر مجھے خیال آیا کہ اپنے باپ کو کیا مارنا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ نے جب یہ بات سنی تو کہا تیری قسمت اچھی تھی کہ تو مجھے دکھائی نہیں دیا۔ ورنہ اگر تو مجھے دکھائی دیتا تو خدا کی قسم! میں تجھے ضرور قتل کر دیتا۔

یہ وہ جذبۂ محبت ہے جو صحابہؓ کے دل میں رسول کریم ﷺ کی ذات کے متعلق تھا کہ انہوں نے آپ کی محبت کے مقابلہ میں نہ بیٹے کی محبت کی پرواہ کی، نہ بیوی کی محبت کی پرواہ کی، نہ عزیزوں اور دوستوں کی محبت کی پرواہ کی۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 صفحہ 503-505)

تمہیں بھی صبر کرنا چاہئے

جب جنگ موتہ ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے حضرت زیدؓ کو اسلامی فوج کا سپہ سالار مقرر فرمایا اور ہدایت کی کہ اگر زیدؓ مارے جائیں تو حضرت جعفرؓ کو (جو رسول کریم ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے) سپہ سالار مقرر کر لیا جائے اور اگر جعفرؓ بھی مارے جائیں تو عبداللہ بن سرحؓ کو سپہ سالار مقرر کر لیا جائے اور اگر وہ بھی مارے جائیں تو پھر مسلمان جس کو چاہیں اپنا افسر مقرر کر لیں۔ چنانچہ جس طرح رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا بعینہ ویسا ہی ہوا۔ زیدؓ بھی شہید ہوگئے، جعفرؓ بھی شہید ہو گئے اور عبداللہ بن سرحؓ بھی شہید ہو گئے۔ آخر صحابہؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو اپنا افسر مقرر کیا اور وہ بغیر کسی مزید نقصان کے مسلمانوں کے لشکر کو واپس لانے میں کامیاب ہو گئے۔

چونکہ اس جنگ میں علاوہ ان اسلامی جرنیلوں کے اور بھی بہت سے مسلمان شہید ہو گئے تھے اس لئے جب مدینہ میں یہ خبر پہنچی تو گھر گھر کہرام مچ گیا اور شہداء کے بیوی بچوں اور رشتہ داروں نے رونا شروع کر دیا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ بین نہیں ڈالتے تھے مگر ابھی تک بین ڈالنے سے اسلام نے پوری طرح روکا بھی نہیں تھا۔

رسول کریم ﷺ اُس دن اپنے گھر سے کسی کام کو نکلے مگر آپ جس گلی میں سے گزرے اتفاقاً اس میں کئی شہادتیں ہوئی تھیں اور ہر گھر میں سے رونے کی آواز آ رہی تھی مگر جب آپ حضرت جعفرؓ کے مکان کے پاس سے گزرے تو وہ چونکہ مہاجر تھے اور اُن کا کوئی رشتہ دار مدینہ میں موجود نہیں تھا اِس لئے جعفرؓ کے گھر سے کسی کے رونے کی آواز نہ آئی۔

رسول کریم ﷺ نے اس پر اظہارِ محبت کے لئے کہا کہ جعفرؓ کے گھر سے تو رونے کی کوئی آواز نہیں آ رہی۔ صحابہؓ نے جب یہ فقرہ سنا تو انہوں نے فوراً اپنے اپنے گھروں میں جا کر عورتوں کو کہہ دیا کہ جاؤ اور جعفرؓ کے گھر روؤ۔ چنانچہ ساری عورتیں اپنے اپنے گھروں کو چھوڑ کر جعفرؓ کے گھر اکٹھی ہوگئیں اور ان سب نے مل کر رونا شروع کر دیا۔

جب رسول کریم ﷺ کو ان کے رونے کی آواز پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہوا؟ صحابہؓ نے کہا یارسول اللہ! آپ نے جو فرمایا تھا کہ جعفرؓ پر کوئی رونے والا نہیں ہم نے اپنی عورتوں کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں پر نہ روئیں بلکہ جائیں اور جعفر کے گھر روئیں۔

درحقیقت رسول کریم ﷺ کا یہ منشا نہیں تھا کہ عورتیں جعفر کے گھر اکٹھی ہو کر رونا شروع کر دیں بلکہ آپ یہ بتانا چاہتے تھے کہ جب میرا ایک رشتہ دار بھی شہید ہوا ہے اور ہم سب نے اِس پر صبر سے کام لیا ہے تو تمہیں بھی صبر کرنا چاہئے مگر صحابہؓ کے دلوں میں رسول کریم ﷺ کی جو محبت تھی اس نے انہیں یہ سوچنے کا موقع نہیں دیا کہ رسول کریم ﷺ کیا چاہتے ہیں بلکہ اُنہوں نے فوراً عورتوں سے کہہ دیا کہ اپنے غم کو بھلا کر رسول کریم ﷺ کے غم میں شریک ہو جاؤ۔

اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ ان کے دلوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیسا عشق تھا کہ وہ یہ فقرہ سن کر ہی کہ جعفر کے گھر سے تو رونے کی کوئی آواز نہیں آ رہی یہ خیال کر لیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے رشتہ داروں کی شہادت پر رو کر غلطی کی، اصل غم تو وہی ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا۔

بظاہر یہ ایک چھوٹا سا واقعہ ہے مگر جذبات کے اظہار کے لئے اس سے بہتر واقعات بہت کم مِل سکتے ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جن کی خدمات محمد ﷺ کے سامنے تھیں۔ جن کی قربانیاں ہر لمحہ اور ہر آن رسول کریم ﷺ کی آنکھوں کے سامنے ہوا کرتی تھیں اور رسول کریم ﷺ سے یہ لوگ ایسی محبت رکھتے تھے کہ جس کی نظیر کسی دُنیوی رشتے میں نہیں مل سکتی۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 صفحہ 505-507)

اپنے اقوال و افعال کی نگرانی کرتے رہو

یاد رکھو کہ آئندہ نورِ ہدایت کی اشاعت اور دنیا کی راہ نمائی اسی

سلسلہ سے ہوگی۔ باقی سب راستے بند ہو چکے ہیں اور وہ ایسی کھڑکیاں ہیں جن کو بند کر دیا گیا مگر احمدیت کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے اور آئندہ لوگ اِسی سے ہدایت اور راہ نمائی حاصل کریں گے اور اس بات کو ہر وقت مدنظر رکھنا چاہئے اور اپنے اقوال اور افعال کی نگرانی کرتے رہنا چاہئے۔ احمدیت کے ذریعہ اسلام کو ایک نئی روشنی دی گئی ہے اور اسلام کی ایک نئی تعبیر کی گئی ہے اور اس تعبیر کو صحیح طور پر وہی لوگ بیان کر سکتے ہیں جنہوں نے اس کے بیان کرنے والوں کی صُحبت پائی ہے۔

مجھے ایک دوست کا لطیفہ ہمیشہ یاد رہتا ہے وہ آئے اور مجھے کہا کہ آپ سے ایک بات کرنی ہے وہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت مقرب تھے، میں نے کہا بہت اچھا۔ میں انہیں مسجد کے ساتھ والے کمرہ میں لے آیا۔ وہ کہنے لگے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک تفسیر سنی ہوئی ہے وہ آپ کو سُناتا ہوں اور وہ سُنانے لگے، کوئی آدھ گھنٹہ سناتے رہے۔ ایک موقع پر کوئی بات تھی جو مجھے اچھی معلوم ہوئی اور میں نے محسوس کیا کہ یہ نئی بات ہے اور میں نے تصدیق کی نیت سے اس کا تکرار کیا اور دریافت کیا کہ اچھا آپ نے یہ بات فرمائی تھی۔ یہ بالکل ویسی ہی بات تھی جیسے کوئی شخص ہمارے سامنے آتا ہے تو ہم کہتے ہیں اچھا آپ آگئے! حالانکہ وہ تو سامنے کھڑا ہوتا ہے اس سے صرف اظہار خوشی مقصود ہوتا ہے، اِسی طرح ان کی بات سن کر میں نے تصدیق کے لئے کہا کہ اچھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام نے یہ بات یوں فرمائی تھی!! اس کا یہ مطلب نہ تھا کہ مجھے ان پر کوئی شبہ ہے مگر میرے اس سوال پر وہ رونے لگ گئے اور اتنا روئے کہ ہچکی بندھ گئی اور مجھے خطرہ محسوس ہونے لگا کہ کہیں بے ہوش نہ ہو جائیں۔ بہت دیر کے بعد خاموش ہوئے تو میں نے کہا کہ رونے کی کیا وجہ تھی؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے جو دریافت کیا تو میں نے سمجھا کہ میں عالم نہیں ہوں شاید بیان میں کوئی غلطی کر گیا ہوں اور ایسا نہ ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کوئی افتراء کر جاؤں، حالانکہ میں نے تو تصدیق کے لئے اور اس وجہ سے کہ وہ بات مجھے لطیف معلوم ہوئی یہ پوچھا تھا مگر انہوں نے سمجھا کہ شاید مجھ سے غلط بات بیان ہو گئی ہے اور اس وجہ سے رونے لگے۔

میرے دل پر اُن کی اِس خشیت کا بڑا اثر ہوا کہ وہ محض اِس شبہ سے کہ مجھ سے کوئی غلط بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منسوب نہ ہو گئی ہو اور مجھے خدا تعالیٰ کے حضور اس پر گرفت نہ ہو اِس قدر روئے کہ ہچکی بندھ گئی۔

صحابہؓ میں بھی ایسے لوگ تھے۔ حضرت زبیرؓ کے متعلق آتا ہے کہ ایک دفعہ ان کے لڑکے نے کہا کہ اباجان! آپ بھی تو رسول کریم ﷺ کے ساتھ شروع سے رہے ہیں دوسرے لوگ جو آپ سے بعد میں آئے بہت سی احادیث بیان کرتے ہیں مگر آپ نہیں کرتے۔ آپ یہ بات سن کر فرمانے لگے کہ بات یہ نہیں کہ مجھے ان سے کم باتیں معلوم ہیں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی میری طرف غلط بات منسوب کرے گا اُس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اس لئے میں ڈرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو میں کسی بات کو صحیح سمجھوں اور وہ دراصل غلط ہو اور اس وجہ سے میں عذاب میں مبتلا ہو جاؤں۔

یہ صحیح ہے کہ ایسے لوگ دین کو قائم کرنے والے نہیں ہوتے اور یہ محض خشیت اللہ کا مظاہرہ ہے ورنہ جب انسان سمجھتا ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ صحیح ہے اور اس میں ایک ذرہ کی بھی کی بیشی میری طرف سے نہیں ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور بری ہے۔

حضرت ابوذرؓ سے کسی نے کہا کہ آپ بعض باتیں ایسی کہہ دیتے ہیں جن سے لوگوں کو ٹھوکر لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو آپ نے کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ اگر تمہاری گردن پر تلوار رکھی ہو اور تمہیں کوئی بات معلوم ہو تو اسے بیان کرنے میں جلدی کرو تا تلوار چلنے سے پہلے وہ بیان ہو جائے اس لئے میں نے جو بات رسول کریم ﷺ سے سنی ہے وہ بیان کرتا جاؤں گا۔

یہ دو مختلف اور متضاد پہلو ہیں اور اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ بات کرنے میں یہ دونوں پہلو ہو سکتے ہیں اس لئے بہت احتیاط کرنی چاہئے۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 صفحہ 524-526)

ایک حدیث کے لئے تین ہزار میل کا سفر

دین کی ایک بات بھی بہت بڑی قیمت رکھتی ہے۔ امام بخاری نے حدیث کی کتاب لکھی تو ایک ایک حدیث کے لئے ہزار ہزار میل کا سفر کیا اور اپنی زندگی کے تیس سال احادیث کے جمع کرنے میں صَرف کر دیئے۔ وہ بخارا کے رہنے والے تھے مگر احادیث کے جمع کرنے کے لئے مصر، شام اور عرب میں گئے اور اس طرح یہ کام کیا۔

اسی طرح دوسرے محدثین نے بھی ایک ایک حدیث کے لئے پانچ پانچ سَو اور ہزار ہزار میل کے سفر کئے۔

سپین کا رہنے والا ایک شخص صرف ایک حدیث سننے کے لئے تین ہزار میل کا سفر کرکے بغداد پہنچا تھا۔ وہ راوی جس سے وہ حدیث سننے کے لئے آیا چوتھا یا پانچواں تھا مگر پھر بھی اس کے دل میں یہ شوق تھا کہ براہ راست اس سے سنوں۔

پس دین کی باتوں کے لئے بڑے شوق کی ضرورت ہے اور یہ شوق نہ ہونے کی وجہ سے مسائل میں غور کرنے کی عادت بہت کم ہو گئی ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 صفحہ 528-529)

مومن کی عقل وفہم کا امتحان

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کسی امر کی اجازت دی جاتی ہے تو اس کے معنی بھی یہ ہوتے ہیں کہ انسان اپنے حالات کے لحاظ سے یہ دیکھ لے کہ ایسا کرنا اس کے لئے مفید ہے یا مضر اور کس وقت اللہ تعالیٰ کا منشاء اس طرح پورا ہوتا ہے کہ اس اجازت سے فائدہ اٹھایا جائے اور کس وقت اس طرح کہ نہ اٹھایا جائے، ہر حالت میں یہ دیکھنا چاہئے کہ دین کا فائدہ کس میں ہے۔ پس اجازت کے معنی ضروری طور پر یہ نہیں ہوتے کہ ان پر کسی قسم کی پابندی عائد کرنا جائز ہی نہیں۔

ہمارے اپنے خاندان میں میری بیویوں کے غیر احمدی رشتہ دار ہیں اور ان سے ظاہری تعلقات بڑے اچھے ہیں اور میں سمجھتا تھا کہ اگر ہم اُن کی لڑکیاں لے آئیں تو بہت مفید ہوگا مگر جماعت میں جب میں نے اِس طرف میلان دیکھا کہ احمدی اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کی لڑکیاں لانے کی طرف مائل تھے تو میں نے یہ خیال ترک کر دیا کیونکہ میں نے سمجھا کہ اِس مثال کو سامنے رکھ کر لوگ عام طور پر ایسا کرنے لگیں گے اور ایک خاندان کے لحاظ سے تو یہ فعل احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے مفید ثابت ہو مگر ہزار خاندانوں کو نقصان پہنچ جائے گا۔

پس مومن کو ہر وقت یہ دیکھنا چاہئے کہ کس وقت خدا تعالیٰ کا منشاء کیا ہے۔ ایسی اجازت دراصل مومن کی عقل وفہم کا امتحان ہوتی ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ نماز پڑھو تو یہ اخلاص کا امتحان ہوتا ہے کیونکہ نماز ہر حال میں فرض ہے لیکن جہاں اجازت ہو کہ آدمی چاہے تو کرے اور چاہے تو نہ کرے وہاں اُس کی عقل اور فہم کا امتحان ہوتا ہے۔

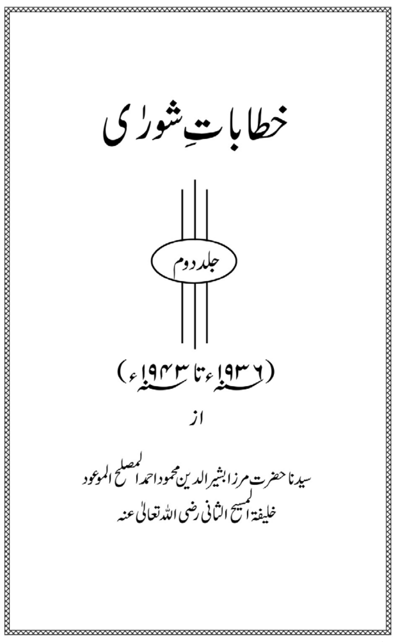

دینی امور میں تفقّہ بھی ضروری ہے۔ رسول کریم ﷺ ایک مرتبہ کہیں باہر تشریف لے گئے نماز کا وقت ہوا تو حضرت عباس نے لوٹا لاکر آپ کو وضو کرایا۔ آپ نے دعا فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِي الدِّیْنِ یعنی اے اللہ! اس نے عقل سے کام لیا ہے اس کی عقل کو دینی امور میں تیز کر دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کئی بار صرف یہ بتانے کے لئے کہ مومن ہونا ہی کافی نہیں بلکہ عقل بھی تیز ہونی چاہئے ایک مثال دیا کرتے تھے۔

فرماتے کسی انسان کا دوست ایک ریچھ تھا۔ اس شخص کی ماں بیمار تھی اور وہ اس کے پاس بیٹھا مکھیاں اُڑا رہا تھا کہ اسے تکلیف نہ ہو۔ کسی نے اسے باہر بلایا تو وہ اپنے جگہ پر مکھیاں اُڑانے کے لئے ریچھ کو بٹھا گیا۔ ریچھ نے کھیاں اُڑانی شروع کیں تو ایک مکھی بار بار آکر وہیں بیٹھے وہ اسے اُڑائے مگر وہ پھر آکر بیٹھ جائے۔ اب آدمی ہوتا تو سمجھتا کہ مکھی کا کام بیٹھنا ہے اور میرا کام اسے ہٹانا مگر ریچھ میں عقل تو تھی نہیں اس نے سوچا کہ اسے ایسا ہٹانا چاہئے کہ پھر نہ آکر بیٹھ سکے۔ پس اس نے ایک بڑا سا پتھر اٹھایا اور جب مکھی آکر بیٹھی تو زور سے پتھر اس پر دے مارا۔ مکھی نے تو کیا مرنا تھا اس سے اس کے دوست کی ماں کی جان نکل گئی۔

تو خالی اخلاص ہر موقع پر کام نہیں آتا بلکہ عقل بھی ضروری ہے۔ پس جہاں تو خدا تعالیٰ نے کسی کام کا حکم دیا ہے وہاں تو صرف اخلاص کا امتحان ہے۔ مگر جہاں اجازت دی ہے چاہو کرو چاہو نہ کرو وہاں عقل کا امتحان لیا ہے۔ وہاں یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ آیا انسان اس اجازت سے موقع و محل کے لحاظ سے فائدہ اٹھاتا ہے یا بے موقع۔ آیا اندھا دھند فیصلہ کرتا ہے یا موازنہ کرکے دیکھتا ہے کہ کیا کرنا چاہئے اور کیا نہ کرنا چاہئے۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 صفحہ 536-538)

تعریف وتنقیص میں حصہ

جس قدر اجتماعی کام ہیں ان میں انسان کو اس تمام تنقیص، مذمت اور ندامت میں سے حصہ لینا پڑتا ہے جو کسی جماعت یا قوم کے حصہ میں آتی ہے اور اگر حصہ نہ لینا پڑے تو قومی روح انسان کے اندر پیدا نہیں ہوسکتی۔ دنیا میں لڑکا بُرا ہو تو باپ بھی اس کی بدنامی میں سے حصہ لیتا ہے اور باپ بُرا ہو تو لڑکا اس کی بدنامی میں شریک ہوتا ہے۔

مثل مشہور ہے کہ کوئی شخص کفن چور تھا۔ جب لوگ کسی میت کو قبرستان میں دفن کرکے آتے تو وہ رات کو جاتا اور قبر کھود کر کفن نکال لاتا۔ لوگ بڑی گالیاں دیتے اور کہتے کہ خدا اس کا بیڑا غرق کرے اس نے تو ہمیں تنگ کر رکھا ہے۔ آخر کچھ دنوں کے بعد وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کی پھر بُرائیاں بیان کرنی شروع کر دیں اور کہنے لگ گئے کہ بڑا خبیث تھا، خدا کی اس پر لعنت ہو اور وہ اسے دوزخ میں ڈالے، اس نے دنیا میں بڑی خباثت پھیلائی ہوئی تھی۔

اس کا بیٹا نیک انسان تھا جب اس کے باپ کو کوئی شخص بُرا بھلا کہتا تو اسے تکلیف محسوس ہوتی مگر باپ کی زندگی میں تو اس نے اس بات کو زیادہ محسوس نہ کیا جب اس کے مرنے کے بعد بھی لوگوں نے لعنتیں ڈالنی بند نہ کیں تو اُسے بہت تکلیف ہوئی۔ آخر وہ کسی عقلمند سے مشورہ لینے کے لئے گیا

کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ اور کہنے لگا کہ میرا باپ خود تو بُرا آدمی تھا ہی مجھے یہ تکلیف ہے کہ مجھے اس کی برائیاں سُنی پڑتی ہیں اور میں نہ ان کی تائید کر سکتا ہوں اور نہ تردید کر سکتا ہوں آخر کروں تو کیا کروں؟

وہ کوئی مذاقی آدمی تھے کہنے لگے تم چند دنوں تک یوں کرو کہ جب لوگ کسی میت کو قبرستان میں دفن کر کے چلے جائیں تو تم قبر کھود کر میت کو باہر پھینک دیا کرو۔ اُس نے چند دن ایسا ہی کیا تو لوگوں میں ایک شور مچ گیا اور وہ کہنے لگے خدا اس پہلے کفن چور کو جنت نصیب کرے، وہ تو کوئی شریف آدمی تھا کہ صرف کفن چراتا تھا، میت کی بے حرمتی نہیں کرتا تھا مگر اب تو کوئی ایسا خبیث پیدا ہوا ہے جو میت تک کو قبر سے باہر نکال کر پھینک دیتا ہے۔ خیر چند دن ایسا ہوتا رہا۔ جب اس نے دیکھا کہ اب اس کے باپ کی لوگ بُرائی بیان نہیں کرتے تو اس نے اس کام کو چھوڑ دیا۔

غرض بدی اگر باپ میں ہو تو اس کی ملامت میں بیٹے کو بھی شریک ہونا پڑتا ہے اور اگر بیٹا بدی میں شریک ہو تو اسکی ملامت میں باپ کو بھی حصہ لینا پڑتا ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 صفحہ 551-552)

جن کو رونا اور شور مچانا آتا ہو وہ اپنی بات منوا لیتے ہیں

ہم نے تو دیکھا ہے جب کوئی شخص اس طرح کھلے رنگ میں اپنے جذباتِ درد کا اظہار کرے تو سننے والی طبیعت اثر قبول کئے بغیر نہیں رہتی۔

حضرت مسیح موعودؑ ایک دفعہ سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ اتفاق سے جماعت نے آپ کے قیام کے لئے جو بالاخانہ تجویز کیا وہ بغیر منڈیر کے تھا آپ کو چونکہ اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس مکان کی چھت پر منڈیر نہیں اس لئے آپ مکان میں تشریف لے گئے مگر جونہی آپ کو معلوم ہوا کہ اس کی منڈیر نہیں آپ نے فرمایا کہ منڈیر کے بغیر مکان کی چھت پر رہنا جائز نہیں اس لئے ہم اس مکان میں نہیں رہ سکتے۔

پھر آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا ابھی سید حامد شاہ صاحب کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم کل واپس جائیں گے کیونکہ ایسے مکان میں رہنا شریعت کے خلاف ہے۔

وہ بڑے مخلص اور سلسلہ کے فدائی تھے انہوں نے جب یہ سنا تو ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے مگر کہا کہ بہت اچھا حضرت صاحب سے عرض کر دیجئے ہم انتظام کر دیتے ہیں۔

جماعت کے دوستوں کو معلوم ہوا تو ایک کے بعد دوسرے دوست نے آنا شروع کر دیا اور انہوں نے کہا کہ حضرت صاحب سے عرض کیا جائے کہ وہ ہماری اِس غلطی کو معاف فرما دیں ہم ابھی آپ کے لئے کسی اور مکان کا انتظام کر دیتے ہیں وہ خدا کے لئے سیالکوٹ سے نہ جائیں۔ مگر شاہ صاحب نے فرمایا میں اس بات کو پیش کرنا ادب کے خلاف سمجھتا ہوں۔ جب حضرت صاحب نے فرما دیا ہے کہ اب ہم واپس جائیں گے تو ہمیں حضور کی واپسی کا انتظام کرنا چاہئے۔

اتنے میں ان کے والد میر حسام الدین صاحب مرحوم کو اِس بات کا پتہ لگ گیا۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ سے بہت بے تکلفی کے ساتھ گفتگو فرما لیا کرتے تھے اور تھے بھی حضور کے پُرانے دوستوں میں سے۔ سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو زمانۂ ملازمت گزرا ہے اُس میں میر صاحب کے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رہ چکے تھے اس لئے وہ بے تکلفی سے گفتگو کر لیا کرتے تھے۔

وہ یہ سنتے ہی مکان پر تشریف لائے اور بڑے زور سے کہا۔ بلاؤ! مرزا صاحب کو، مجھے جہاں تک یاد ہے انہوں نے حضرت کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ میرا چونکہ اُن سے کوئی تعارف نہیں تھا اس لئے میں تو نہ سمجھ سکا کہ یہ کون دوست ہیں مگر کسی اور شخص نے مجھے بتایا کہ یہ میر حامد شاہ صاحب کے والد ہیں۔ خیر میں گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے میں نے کہا کہ ایک بڈھا سا آدمی باہر کھڑا ہے اور وہ کہتا ہے کہ بُلاؤ! مرزا صاحب کو، نام حسام الدین ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ سنتے ہی اسی وقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور سیڑھیوں سے نیچے اُترنا شروع کر دیا۔ ابھی آپ آخری سیڑھی پر نہیں پہنچے تھے کہ میر حسام الدین صاحب نے رو کر اور بڑے زور سے چیخ مار کر کہا کہ اس بڈھے واریں مینوں ذلیل کرنا ہے ساڈا تے نک وڈیا جائے گا۔ یعنی کیا اِس بڑھاپے میں آپ مجھے لوگوں میں رُسوا کرنا چاہتے ہیں میری تو ناک کٹ جائے گی اگر آپ واپس چلے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اِس کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ آپ نے فرمایا سید صاحب! ہم بالکل نہیں جاتے، آپ بے فکر رہیں۔ چنانچہ فوراً جماعت نے کیلے گاڑ کر قناتیں لگا دیں اور شریعت کا منشاء بھی پورا ہو گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو شکایت تھی وہ دُور ہو گئی۔

تو جن لوگوں کو رونا اور شور مچانا آتا ہے وہ دوسروں سے اپنی بات منوا لیا کرتے ہیں۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 صفحہ 554-555)

سلسلہ کے لئے مانگنے میں ہتک نہیں

جماعتی ضروریات کے لئے لوگوں سے روپیہ مانگنا اور اُن سے بار بار اس کا تقاضا کرنا قومی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہوا کرتا ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے غرباء تو پھر بھی مانگ لیتے ہیں، اور امراء پر جماعتی ضروریات کے لئے لوگوں سے چندہ مانگنا نہایت ہی گراں گزرتا ہے اور بعض لوگ اسی بات کو طعنے کے طور پر پیش کر دیتے ہیں مثلاً لوگوں میں لانگری کا ایک لفظ رائج ہے جو عام طور پر دوسرے کی تحقیر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور اس سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ فلاں شخص ایسا ہے جیسے اُس نے مجاوروں کی طرح کسی کی قبر پر لنگر جاری کر رکھا ہو اور وہ اس ذریعہ سے لوگوں سے مانگتا رہتا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب وفات پا گئے تو صدر انجمن احمدیہ نے میرے سپرد لنگر خانہ کا کام کر دیا۔ خواجہ کمال الدین صاحب عام طور پر میرے کاموں کو پسند نہیں کیا کرتے تھے لیکن اگر میں کام نہ کرتا تو حضرت خلیفہ اوّلؓ سے یہ شکایت کر دیتے کہ میاں ہماری مدد نہیں کرتے۔

بہرحال جب یہ کام میرے سپرد ہوا تو خواجہ صاحب نے حقارت کے طور میرے متعلق لانگری کا لفظ استعمال کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ جب بھی میں اُن سے ملتا کہتے آگئے لانگری صاحب۔ وہ سمجھتے کہ اِس طرح میری خوب ہتک ہوتی ہے مگر میں پرواہ بھی نہ کرتا۔ آخر چند دن کے بعد وہ خود ہی تھک گئے اور اُنہوں نے اس لفظ کا استعمال ترک کر دیا۔

تو کچھ حقارت کے الفاظ ہوتے ہیں جن کا استعمال لوگ اپنے لئے ہتک کا موجب سمجھتے ہیں مگر ہمیں یہ امر اچھی طرح مدنظر رکھ لینا چاہئے کہ ہم اللہ کے بندے ہیں اور اللہ سے روزانہ سوال کرنا ہمارا کام ہے۔ پس جب ہم اللہ سے روزانہ مانگتے ہیں تو اُس کے سلسلہ کے لئے اگر ہمیں کچھ مانگنا پڑے تو اس میں ہمارے لئے ہرگز کوئی ہتک نہیں ہوسکتی۔ مانگنا وہ بُرا ہوتا ہے جس میں انسان اپنے لئے یا اپنے ایسے عزیزوں کے لئے مانگے جن کی ذمہ داری اُس پر ہو۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 صفحہ 660-661)

بقیہ: مسلمان وہی ہے جو صدقات اور دعا کا قائل ہے…… از صفحہ 3

گریہ وزاری اور دعا کے سبب آنے والے عذاب سے بچ گئی۔ میری سمجھ میں محاتبت مغاضبت کو کہتے ہیں اور حُوت مچھلی کو کہتے ہیں اور نُون تیزی کو بھی کہتے ہیں اور مچھلی کو بھی۔ پس حضرت یُونسؑ کی وہ حالت ایک مغاضبت کی تھی۔ اصل یوں ہے کہ عذاب کے ٹل جانے سے ان کو شکوہ اور شکایت کا خیال گزرا کہ پیشگوئی اور دعا یوں ہی رائیگاں گئی اور یہ بھی خیال گزرا کہ میری بات پوری کیوں نہ ہوئی۔ پس یہی مغاضبت کی حالت تھی۔ اس سے ایک سبق ملتا ہے کہ تقدیر کو اللہ بدل دیتا ہے اور رونا دھونا اور صدقات فردِ قرار داد اور جرم کو بھی ردّی کر دیتے ہیں۔ اصول خیرات کا اسی سے نکلا ہے۔ یہ طریق اللہ کو راضی کرتے ہیں۔ علم تعبیر الرؤیا میں مال کلیجہ ہوتا ہے۔ اس لیے خیرات کرنا جان دینا ہوتا ہے۔ انسان خیرات کرتے وقت کس قدر صدق و ثبات دکھاتا ہے اور اصل بات تو یہ ہے کہ صرف قیل و قال سے کچھ نہیں بنتا۔ جبتک کہ عملی رنگ میں لا کر کسی بات کو نہ دکھایا جاوے۔ صدقہ اس کو اسی لیے کہتے ہیں۔ کہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 237-238 ایڈیشن 1984ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے میں دعاؤں کو، صدقات کو قبول کرتا ہوں لیکن ان بندوں کی جو اس کی طرف جھکتے ہیں، اپنی کمزوریوں اور اپنی نالائقیوں سے آئندہ بچنے کی کوشش کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ایسے لوگوں کو جو ایسی کوشش کر رہے ہوں، اس کی طرف آنے کی کوشش کر رہے ہوں، جیسا کہ حدیث میں بھی ہے کہ اگر ایک قدم چل کے آتا ہے تو اللہ میاں دو قدم چلتا ہے اور زیادہ تیز چلتا ہے تو دوڑ کر آتا ہے، تو بہرحال جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ بندہ اس کی طرف آ رہا ہے تو اللہ تعالیٰ تو بہت رحم کرنے والا ہے۔ وہ تو جب بندہ خالص ہو کر اس کی طرف جھکتا ہے فوراً اپنے رحم کو جوش میں لے آتا ہے کیونکہ وہ تو اس انتظار میں ہوتا ہے کہ کب میرا بندہ دعا اور صدقات سے میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا، یہ ضروری نہیں کہ خواہش کے مطابق کام ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تو اگر فوری طور پر خواہش کے مطابق یعنی جو بندے کی خواہش ہے نتیجہ نہ بھی ظاہر فرمائے تو بھی بندے کی دعا اور صدقہ قبول کر لیتا ہے اور اَور ذرائع سے اَور وقتوں میں پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ میری دعا کا اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مختلف رنگوں میں فضل ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ بغیر کسی شرط کے خالص ہو کر اس کی راہ میں قربانیاں کرتے چلے جائیں اور جس طرح اس نے فرمایا ہے کہ صدقہ و خیرات اور توبہ کرتے رہیں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارا کام صرف یہ ہو کہ اس کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ صدقہ و خیرات اور چندے دینے کے بعد بھی کبھی کسی قسم کا تکبر، غرور یا دکھاوا ہم میں ظاہر نہیں ہونا چاہئے بلکہ عاجزی سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو بڑا حیا والا ہے۔ بڑا کریم ہے، سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرتے ہوئے شرماتا ہے۔ (ابوداؤد ابواب الوتر باب الدعاء) جب بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دعا کرتا ہے اور صدقہ و خیرات دیتا ہے، اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے، صرف اس لئے کہ اللہ کا قرب پائے، اس کی رضا حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی بعض صفات میں رنگین ہونے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ تو اپنی تمام صفات میں کامل ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ بندے کو اس کی خاطر کئے گئے کسی کام پر اجر نہ دے۔ اس کی دعاؤں کو قبول نہ کرے۔''

(خطبہ جمعہ 26 نومبر 2004ء)

(ابو سعید)

ابو مصور خان۔ رفیع ناصر

اپنے جائزے لیں

ازارشادات خطبات مسرور جلد 13۔حصہ اول

قسط 14

اپنے یہ جائزے لیں کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے احمدی ہونے کے حق کو کس قدر ادا کیا ہے اور آئندہ کے لئے ہم اس حق کو ادا کرنے کے لئے کتنی کوشش کریں گے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’آج کا جمعہ اس نئے سال 2015ء کا پہلا جمعہ ہے۔ مجھے مختلف لوگوں کے نئے سال کے مبارکباد کے پیغام آرہے ہیں۔ فیکسیں بھی اور زبانی بھی لوگ کہتے ہیں۔ آپ سب کو بھی یہ نیا سال ہر لحاظ سے مبارک ہو۔ لیکن ساتھ ہی میں یہ بھی کہوں گا کہ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا فائدہ ہمیں تبھی ہو گا جب ہم اپنے یہ جائزے لیں کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے احمدی ہونے کے حق کو کس قدر ادا کیا ہے اور آئندہ کے لئے ہم اس حق کو ادا کرنے کے لئے کتنی کوشش کریں گے۔ پس ہمیں اس جمعہ سے آئندہ کے لئے ایسے ارادے قائم کرنے چاہئیں جو نئے سال میں ہمارے لئے اس حق کی ادائیگی کے لئے چستی اور محنت کا سامان پیدا کرتے رہیں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 1 خطبہ جمعہ 2/ جنوری 2015ء)

سال کے آغاز پر جائزے لینے کی تلقین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’آج ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ گزشتہ سال میں ہم نے جن تدبیروں اور حیلوں پر انحصار کیا، انہی کو سب کچھ سمجھا یا یہ چیزیں صرف ہم نے تدبیر کے طور پر استعمال کیں اور خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر ان تدبیروں سے اللہ تعالیٰ کی خیر اور برکت چاہی۔ اپنے آپ کا انصاف کی نظر سے جائزہ خود ہمیں اپنے عہد کی حقیقت بتا دے گا۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 3 خطبہ جمعہ 2/ جنوری 2015ء)

اسائلم سیکرز جھوٹ کا سہارا لینے پر جائزہ لیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’آجکل یہاں اور یورپئین ممالک میں بھی اسائلم کے لئے لوگ آتے ہیں لیکن باوجود میرے بار بار سمجھانے کے ان وکیلوں کے کہنے پر جھوٹ بول دیتے ہیں۔ جھوٹ پر مبنی کہانی لکھواتے ہیں اور پھر بھی بعضوں کے بلکہ بہت ساروں کے کیس reject ہو جاتے ہیں۔ باقی دنیا میں بھی اور یہاں بھی جماعتی طور پر وکیلوں کی ایک مرکزی ٹیم ہے۔ وہ اسائلم لینے والوں کی مدد کرتی ہے۔ ان کو وکیلوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے یا انہیں بعض ایسی ضروری باتیں بتاتے ہیں اور مشورہ دیتے ہیں جو اُن کے کیس کے لئے مفید ہوں۔ کئی مرتبہ ہوا ہے کہ مجھے کمیٹی کے صدر نے کہا کہ فلاں کا کیس اس لئے reject ہوا ہے کہ بے انتہا جھوٹ تھا صرف ایک دنیاوی مفاد حاصل کرنے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیا اور یہ بھی نہ سوچا کہ جھوٹ اور شرک کو اللہ تعالیٰ نے اکٹھا کر کے بیان فرمایا ہے۔ پھر اسی طرح بعض benefits لینے کے لئے غلط بیانی کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’جھوٹ بھی ایک بُت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 361)

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 3-4 خطبہ جمعہ 2/ جنوری 2015ء)

اس باریکی سے اپنے جائزے لینے اور ٹی وی انٹرنیٹ کے منفی پہلو سے بچنے کے لئے جائزے لینے کی ضرورت ہے

آجکل ٹی وی ہے، انٹرنیٹ ہے اس پر ایسی بیہودہ فلمیں چلتی ہیں یا کھولنے سے نکل آتی ہیں جو نظر کا بھی زنا ہے، خیالات کا بھی زنا ہے، پھر برائیوں میں مبتلا کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ گھروں کے ٹوٹنے کی وجہ ہے۔ کئی عورتیں اور لڑکیاں اپنے خاوندوں کے بارے میں لکھتی ہیں کہ سارا دن انٹرنیٹ پر بیٹھے رہتے ہیں اور بیٹھ کر گندی فلمیں دیکھتے ہیں۔ بعض مرد بھی اپنی بیویوں کے بارے میں لکھتے ہیں اور پھر نتیجۃً خلع اور طلاق تک نوبت آجاتی ہے۔ یا انہی فلموں کی وجہ سے جانوروں سے بھی زیادہ بدترین بن جاتے ہیں۔ احمدی معاشرہ عموماً تو اس سے بچا ہوا ہے۔ شاذ و نادر کے سوا کوئی ایسے واقعات نہیں ہوتے لیکن اگر اس معاشرے میں رہتے ہوئے اس گند سے اپنے آپ کو بچانے کی بھرپور کوشش نہ کی تو پھر کسی پاکیزگی کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ پس اس بارے میں بھی بہت فکر سے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 4 خطبہ جمعہ 2/ جنوری 2015ء)

ہمیں یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے عہد کو کس حد تک نبھایا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’ان تمام باتوں کی اطاعت کرنی ہے جو آپ ہماری دینی، علمی، روحانی اور عملی تربیت کے لئے ہمیں فرما گئے ہیں یا آپ کے بعد خلافت احمدیہ کے ذریعہ سے جماعت کے افراد تک وہ پہنچتی ہیں جو شریعت کے قیام کے لئے ہیں۔ جو قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اسوۂ حسنہ کے مطابق ہیں کہ اس کے بغیر نہ ہی ہماری ترقی ہو سکتی ہے، نہ ہماری اکائی قائم رہ سکتی ہے۔

پس ہمیں یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے عہد کو کس حد تک نبھایا اور اگر کمیاں ہیں تو اس سال ہم نے کس طرح انہیں پورا کرنا ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 14 خطبہ جمعہ 2/ جنوری 2015)

نومبائعین سے رابطوں کے ٹوٹنے یا پیچھے ہٹنے والوں کی وجوہات جاننے کے لئے جائزہ لینے کے لئے پروگرام بنانے چاہئیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’نومبائعین اور پرانے احمدیوں کے بھی ایسے واقعات ہوتے ہیں جو مالی قربانیوں میں اضافے کے معیار بڑھنے کی وجہ سے ان کے اخلاص کا پتا دیتے ہیں۔ اس سے ان کے اخلاص کے معیاروں کا پتا لگتا ہے۔ لیکن جماعتی نظام کو بھی ضائع ہونے والوں کا پتا لگانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ ہندوستان میں بھی جیسا کہ مَیں نے کہا بنگال کے علاقے میں بیعتیں ہوئی تھیں۔ جائزہ لینے کے لئے پروگرام بنانے چاہئیں تا کہ رابطوں کے ٹوٹنے یا پیچھے ہٹنے والوں کی وجوہات کا پتا چلے اور آئندہ کے لئے ان کمیوں کو سامنے رکھتے ہوئے پھر تبلیغ اور تربیت کی جامع منصوبہ بندی ہو۔ اسی طرح باقی دنیا میں بھی اس نہج پر کام کرنا چاہئے کہ جو جماعت

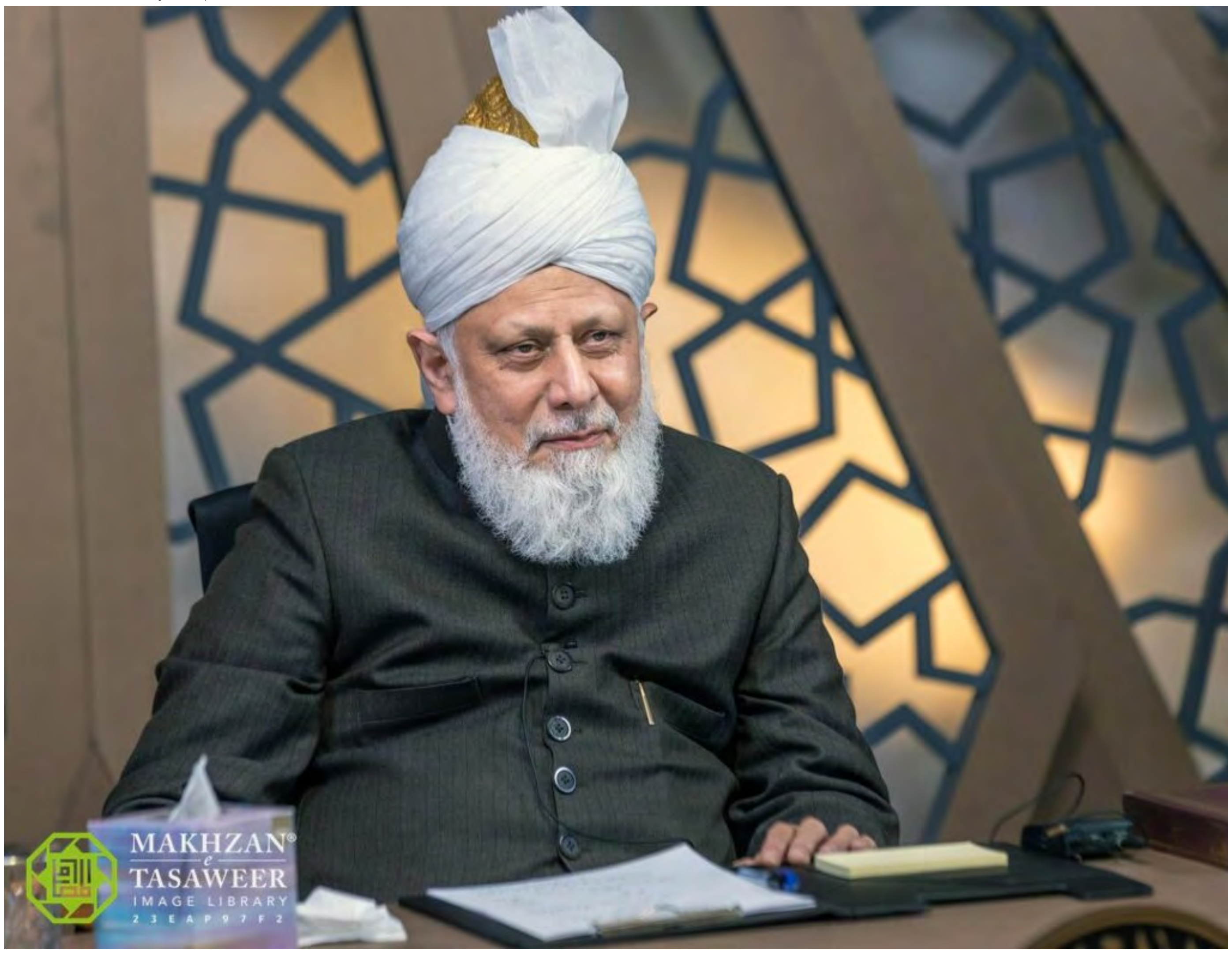

میں شامل ہوتا ہے اس سے ہم کس طرح مسلسل رابطہ رکھیں چاہے وہ کتنا ہی دور دراز علاقے میں رہتا ہو۔ رابطہ انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کام کو کرنے کی جماعتوں کو توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 32-33 خطبہ جمعہ 9؍ جنوری 2015ء)

اپنے مفاد کے لئے سچائی کے معیار سے نیچے گرنے والوں کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’جو لوگ اپنے مفاد کے لئے سچائی کے معیار سے نیچے گرتے ہیں انہیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ان ملکوں میں حکومت سے فائدہ اٹھانے کے لئے، اسائلم کے لئے، انشورنس کمپنیوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے غلط طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ایسے احمدیوں کو جو اس قسم کی حرکت کرتے ہیں سوچنا چاہئے کہ غلط طریق سے جو یہ دنیاوی فائدے اٹھانا ہے، یہ ایک احمدی کو زیب نہیں دیتا۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 66 خطبہ جمعہ 23؍ جنوری 2015ء)

اپنے جائزے لے کر ہر ایک کو پرکھنا چاہئے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’واضح ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر ہمارے دل کی پاتال تک ہے، گہرائی تک ہے۔ کسی بھی قسم کا بہانہ اپنی کم علمی یا کم عقلی یا استعدادوں کی کمی کا اللہ تعالیٰ کے حضور نہیں چل سکتا۔ اس لئے اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے پھر اپنی استعدادوں کے جائزہ لے کر اپنے ایمان اور عمل کو پرکھنا چاہئے۔ یہی نہیں کہ تھوڑے سے تھوڑا معیار ہے تو بس ہمیں چھٹی مل گئی۔ کم از کم معیار بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا وہ یہ تھا کہ پانچ نمازیں فرض ہیں اور ایک مرد کے لئے پانچ نمازیں باجماعت فرض ہیں۔ روزے فرض ہیں اور اگر مال پر قربانی یا زکوٰۃ لگتی ہے تو وہ بھی فرض ہے۔ پس یہ کم از کم معیار ہیں۔ پس ان معیاروں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے جائزے لے کر ہر ایک کو پرکھنا چاہئے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 73 خطبہ جمعہ 30؍ جنوری 2015ء)

جائزہ لیں کہ میرے کام کو خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’ہمیں اس سوچ کے ساتھ اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہنا چاہئے اور ہر کام کے انجام پر نظر رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی میرے ہر کام پر نظر ہے۔ یہ سوچ جب پیدا ہو جائے تو مومن ایک حقیقی مومن بن جاتا ہے یا بننے کی طرف قدم بڑھا رہا ہوتا ہے۔ اس معیار کو دیکھنے کے لئے کسی جماعتی یا ذیلی تنظیم کے رپورٹ فارم کو دیکھنے اور اس پر انحصار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر ایک شخص خود اپنے جائزے لے سکتا ہے کہ کیا یہ اس کے معیار ہیں کہ ہر کام کرنے سے پہلے اسے یہ خیال آئے کہ خدا تعالیٰ میرے اس کام کو دیکھ رہا ہے۔ اگر میں نیک نیّتی سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ کام کر رہا ہوں تو اللہ تعالیٰ کا کئی گنا جزا کا بھی وعدہ ہے، اجر کا بھی وعدہ ہے اور اگر نیت بد ہے تو پھر انسان کو یہ سوچنا چاہئے کہ میں اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں بھی آ سکتا ہوں۔ جب ہم میں سے ہر ایک ایسی سوچ کے ساتھ اپنے فرائض اور ذمہ داریاں ادا کرے گا اور اس کے لئے کوشش کرے گا تو جماعت کے جو تقویٰ کے عمومی معیار ہیں وہ بھی بلند ہوں گے اور یہ تقویٰ کا معیار بلند ہوتا ہوا جماعتی طور پر بھی خود بخود نظر آنا شروع ہو جائے گا۔ نہ تربیت کے شعبے کے لئے مشکلات اور مسائل ہوں گے، نہ امور عامہ اور قضاء کے شعبے کے لئے مسائل، نہ ہی دوسرے شعبوں کو یاددہانیوں کی ضرورت اور فکر پڑے گی۔

پس اپنے دلوں کو ہر وقت صبح شام ٹٹولتے رہنا چاہئے اور شیطان کے حملوں سے نفس کو بچانے کی انتہائی کوشش کی ضرورت ہے۔ اگر نہیں خیال آتے تو یہ شیطان کی وجہ سے ہی نہیں آتے۔ اس بات کو بھلانے میں شیطان ہی کردار ادا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھلایا جائے تو شیطان ہی ہے جو کردار ادا کرتا ہے۔ کل کی اگر فکر نہ ہو تو وہ شیطان ہی ہے جو بھلاتا ہے۔ یہ شیطان ہی ہے جو یہ کہتا ہے اس بات کو بھول جاؤ کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اگر ہم جائزہ لیں کہ اکثر اس بات کو نہیں سوچتے کہ میرے کام کو خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور اس کا انجام کیا ہو سکتا ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 160 خطبہ جمعہ 6؍ مارچ 2015ء)

روحانی بیماری حملہ کرنے سے قبل اپنے جائزے لیتے ہوئے حفظ ماتقدم کے عمل کو شروع کر دینا چاہئے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’شیطان کا حملہ یا روحانی بیماری جو ہے جسمانی بیماری سے بہت زیادہ خطرناک ہے کیونکہ بسا اوقات اس کے علاج کے لئے انسان تیار نہیں ہوتا۔ دوسرے توجہ بھی دلائیں کہ علاج کروا لو تو اس طرف توجہ نہیں ہوتی۔

پس ایک مومن کو اس سے پہلے کہ بیماری حملہ کرے اپنے جائزے لیتے ہوئے حفظ ماتقدم کے عمل کو شروع کر دینا چاہئے اور اس معاشرے میں جیسا کہ میں نے کہا کہ روحانی بیماریاں مستقل فضا میں پھیلی ہوئی ہیں اس لئے اپنے آپ کو بچانے کے لئے مستقل عمل کی بھی ضرورت ہے یا مستقل علاج کی بھی ضرورت ہے۔ حفظ ماتقدم کی ضرورت ہے اور یہی ایک حقیقی مومن کے لئے ضروری ہے اور اس کو چاہئے کہ وہ اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتا رہے...یعنی کسی روحانی بیماری کے حملہ آور ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن آپؐ نے فرمایا کہ میری نجات بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ مجھے بھی ہر وقت اس کی طرف جھکے رہنے کی ضرورت ہے۔ پس جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سب کے باوجود اس قدر خشیت کا اظہار کرتے ہیں تو پھر اور کون ہے جو کہہ سکے کہ مجھے ہر وقت ہر کام میں کل پر نظر رکھنے کی ضرورت نہیں اور کام کر کے پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ پس ہر وقت ہشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ہر وقت تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے کاموں اور اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے اس کا رحم مانگنے کی ضرورت ہے۔ ہر وقت یہ خیال دل میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ میں نے اپنے ایمان کو کس طرح بچانا ہے اور اس کی طرف جو اگلی آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا کیونکہ پھر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے آپ سے غافل کر دے گا۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 161-162 خطبہ جمعہ 6؍ مارچ 2015ء)

اپنے کاموں کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے معیار پر پرکھنے کے لئے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اگر تقویٰ پر نہیں چلتے۔ اپنے کل کی فکر نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر نہیں چلتے تو پھر فاسقوں میں شمار ہوگا اور فاسق وہ ہیں جو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کو توڑنے والے ہیں۔ جو گناہوں میں مبتلا رہنے والے ہیں۔ جو اطاعت سے نکلنے والے ہیں۔ جو سچائی سے دُور ہٹنے والے ہیں۔ پس اگر ہم اپنے جائزے نہیں لیتے، اپنے کاموں کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے معیار پر پرکھنے کی کوشش نہیں کرتے تو بڑے خوف کا مقام ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 164 خطبہ جمعہ 6؍ مارچ 2015ء)

بڑے روئے مگر دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ اس حوالے سے اپنی حالتوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’بعض کہتے ہیں کہ جی ہم بڑے روئے، بڑے چلّائے، دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ لیکن اپنی حالتوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ باقی چیزیں بھی پوری ہو رہی ہیں کہ نہیں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 235-236 خطبہ جمعہ 10 اپریل 2015ء)

لوگوں کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اس دنیا میں جہاں انسان کی مختلف ترجیحات ہیں اور خاص طور پر ان ترقی یافتہ ممالک میں جہاں مادیت کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ ان مادیت کی چیزوں کو بعض لوگوں نے خدا تعالیٰ کے احکامات پر ترجیح دینی شروع کر دی ہے یا دیتے ہیں۔ دنیاوی فائدہ کے اٹھانے کے لئے غلط بیانی اور جھوٹ سے بھی کام لیتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ پس ایسے لوگ خلافت سے صحیح فیضیاب نہیں ہو سکتے۔ یہاں جرمنی سے مجھے کسی نے خط لکھا کہ ان کا ایک زیر تبلیغ دوست تھا وہ سب مسائل اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائل ہو گیا۔ جب اس شخص نے اپنے دوست کو یہ کہا کہ پھر بیعت کر کے جماعت میں آ جاؤ تو کہنے لگا کہ میں بہت سے احمدیوں کو جانتا ہوں بعض میرے اردگرد جو میرے قریبی ہیں جو ٹیکس چوری بھی کرتے ہیں۔ جو جھوٹ سے بھی کام لیتے ہیں، جو اور بھی غلط کاموں میں ملوث ہیں۔ تو میں تو بہر حال یہ سب غلط کام نہیں کرتا۔ میں ٹیکس بھی پورا ادا کرتا ہوں۔ اگر ٹیکسی چلاتا ہوں تو اس کے بھی پیسے پورے دیتا ہوں تو پھر میں کس طرح ان میں آ جاؤں۔ اس لئے ان سے بہتر ہوں باوجود اس کے کہ باقی تمہارے عقائد مان لیتا ہوں۔ گو اس کا یہ جواب غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کو نہ مان کر وہ خود ملزم بن گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اسے یہی کہنا ہے کہ تمہارے سامنے جو حقیقت آ گئی تو تم نے چند لوگوں کو دیکھ کر اس کا انکار کیوں کیا۔ تمہیں جو میرا حکم تھا تم نے وہ کیوں نہ مانا۔ لیکن ایسے احمدی اپنے غلط رویّوں سے دوہرے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ خود بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم رہیں گے اور ہو رہے ہیں اور دوسروں کو بھی دُور ہٹا رہے ہیں اور ایسے لوگوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ ہماری طرف منسوب ہو کر ہمیں بدنام کرنے والے ہیں۔

خدمت دین بھی صرف خلافت سے وابستگی میں ہے

پس جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو بدنام کرنے والے ہیں تو انہوں نے پھر آپ کی جاری خلافت کے فیض سے کیا حصہ لینا ہے۔ پس ایسے لوگوں کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح کام کرنے والوں اور عہدیداروں سے بھی میں یہی کہتا ہوں کہ یہ برکت جو آپ کے کام میں ہے یا جو آپ کو اللہ تعالیٰ کام کی توفیق دے رہا ہے یہ صرف اور صرف خلافت سے وابستگی میں ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 338 خطبہ جمعہ 29؍ مئی 2015ء)

جائزے لیں کہ ہم اپنے تعلق باللہ، اپنے ایمان اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنے کی پابندی کرنے کے لحاظ سے کس مقام تک پہنچے ہیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی یافتہ ممالک میں بلکہ بعض ایسے ممالک بھی جہاں جماعتیں بڑھی ہیں جو جلسے منعقد ہوتے ہیں ان میں شامل ہونے والوں کی اپنی سواریوں اور کاروں کی تعداد ہی اتنی ہوتی ہے کہ انتظامیہ کو کار پارکنگ کے لئے جو انتظام کرنا پڑتا ہے وہ بھی ایک محنت طلب کام ہے اور خاص طور پر کرنا پڑتا ہے۔ آپ میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جن کے آباؤ اجداد جلسے میں اپنے پر تنگی وارد کر کے اور تکلیف اٹھا کر جاتے ہوں گے۔ بعض حسرت اور خواہش رکھنے کے باوجود کہ ہر سال جلسے میں شامل ہوں لیکن ان کے لئے ممکن نہ ہوسکتا ہوگا۔ لیکن کبھی آپ میں سے کسی نے یہ بھی سوچا ہے کہ اتنی آسانیاں میسر آنے کے بعد، کشائش پیدا ہونے کے بعد جو آپ کو سفر کی سہولتیں اور توفیق ملتی ہے کیا یہ آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنانے اور ایمان میں بڑھانے کا باعث بنی ہیں؟ کیا جو ایمان ہمارے بڑوں کا تھا اور جو تعلق خدا تعالیٰ سے ان کا تھا اس معیار پر ہم بھی پہنچے ہیں۔ بعض اس زمانے کے بزرگوں میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پانے کے باوجود، آپ کو ماننے کے باوجود، خواہش کے باوجود جیسا کہ میں نے کہا ہے مالی روکوں کی وجہ سے سفر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک نہ پہنچ سکے۔ لیکن آج جن ممالک کے جلسوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک غلام اور خلیفہ شامل ہوتا ہے اس میں شمولیت کے لئے لوگ دوسرے ممالک سے خرچ کر کے بھی پہنچ جاتے ہیں۔ میرے سامنے بھی کئی بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت جاننے کے لئے ایسے لوگ بھی دوسرے ممالک سے شامل ہونے کے لئے آجاتے ہیں جو ابھی آپ پر ایمان نہیں لائے۔ پس یہ بات جہاں اس لحاظ سے خوش کن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حالات بدل دیئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے وہاں ان بزرگوں کی اولادوں کے لئے اپنے جائزے لینے کی طرف متوجہ ہونے کی بھی ضرورت ہے کہ ہم اپنے جائزے لیں کہ ہم اپنے تعلق باللہ، اپنے ایمان اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنے کی پابندی کرنے کے لحاظ سے کس مقام تک پہنچے ہیں۔ اگر ہمارے خاندانوں میں ہمارے بزرگوں کے نیکی کے معیاروں کے مقابلے میں تیزی سے تنزّل ہو رہا ہے تو ہماری حالت قابل فکر ہے۔ ہماری کشائش اور ہماری کُھل بے فائدہ ہے۔ ہم دنیا تو کما رہے ہیں لیکن ہمارا دین کا خانہ خالی ہو رہا ہے اور ایسے حالات میں پھر ایک وقت ایسا آتا ہے جب انسان دنیا کے دھندوں میں غرق ہو کر خدا تعالیٰ سے بالکل ہی تعلق ختم کر دیتا ہے اور یوں خدا تعالیٰ کی نظر سے گر کر شیطان کی جھولی میں جا گرتا ہے۔ پھر ایسے لوگوں کا جلسہ پر آنا صرف ایک رسم بن جاتا ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جلسے پر شمولیت ہمیں ہماری کمزوریوں کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے ہمارے اندر انقلاب لانے والی ہو۔ ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بنانے والی ہو۔ ہماری کشائش ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنانے والی ہو۔ ہم ہمیشہ یہ دعا اور کوشش کرتے رہنے والے ہوں کہ ہم یا ہماری نسلیں کبھی خدا تعالیٰ کے غضب کا مورد نہ بنیں۔ ہم اپنے بزرگوں کی خواہشات اور دعاؤں کا وارث بننے والے ہوں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 343 خطبہ جمعہ 5/ جون 2015ء)

اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا اگر ہم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے اور بندوں کا حق ادا کرنے کا کام کر رہے ہیں، اگر ہمارے معاملات خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے ساتھ صاف ہیں اور اس میں امتیازی شان رکھتے ہیں تو یقیناً ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نئی زمین اور نیا آسمان بنانے میں آپ کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ پس اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ: 351-352 خطبہ جمعہ 5/ جون 2015)

رمضان میں ہمیں یہ جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو کس حد تک اپنی زندگیوں کا حصہ بنا رہے ہیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک میں ایک خطبہ میں فرمایا:

’’رمضان کے اس خاص ماحول میں ہمیں یہ جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو کس حد تک اپنی زندگیوں کا حصہ بنا رہے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو ہمارے یہ زبانی دعوے ہوں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار حکم دیئے ہیں ہمیں ہمیشہ ان حکموں کو سامنے لاتے رہنا چاہئے تا کہ اصلاح نفس کی طرف ہماری توجہ رہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 380 خطبہ جمعہ 26/ جون 2015ء)

ماحول کو پر امن رکھنے کے لئے جائزے لیتے رہیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’ہر ایمان کا دعویٰ کرنے والے کو، ہر احمدی کو جو حقیقی مسلمان ہے جس نے عبد رحمان بننے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی بیعت کی ہے اپنے جائزے لیتے ہوئے، عاجزی دکھاتے ہوئے، تکبر کو ختم کرتے ہوئے اپنے معاشرے میں، اپنے گھر میں اپنے ماحول میں جھگڑوں اور فسادوں کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے امن اور سلامتی کو پھیلانا چاہئے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 381-382 خطبہ جمعہ 26/ جون 2015)

گھروں میں جھگڑے ختم کرنے کے لئے جائزے لیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’جو خدا تعالیٰ کی خاطر عاجزی دکھائے، جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تکبر سے نفرت کرے، جو خدا تعالیٰ کی خاطر معاشرے سے نفرتوں کے بیج ختم کرنے کی کوشش کرے تا کہ امن اور سلامتی قائم ہو اسے خدا تعالیٰ وہ بلندیاں عطا فرماتا ہے جو انسان کے وہم و گمان سے بھی باہر ہیں۔ یہ دن ہمیں خدا تعالیٰ نے ہماری اصلاح کے لئے مہیا فرمائے ہیں تو جیسا کہ میں نے کہا ان دنوں میں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اپنے گھروں کے جھگڑوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر ختم کر کے سلامتی اور امن کی فضا ہر احمدی کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے بھائیوں سے جھگڑوں کو ختم کر کے جن کی بنیاد اکثر انا اور تکبر ہی ہوتی ہے معاشرے میں سلامتی پھیلانے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ مخالفین کی باتوں پر صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی ہدایت کے لئے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا کا فساد بھی ختم ہو۔ ہم امن اور سلامتی اور محبت کو دنیا میں قائم کرنے کی باتیں تو بہت کرتے ہیں لیکن حقیقت اس وقت سامنے آتی ہے جب ہم خود اس معاملے میں ملوث ہوں اور خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی دے کر اس امن اور پیار کو قائم کرنے کی کوشش کریں جس کا اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دیتا ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 383-384 خطبہ جمعہ 26/ جون 2015ء)

تکبر کے حوالے سے جائزہ لیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامتِ اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اس میں آجاتی ہے۔ اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔‘‘ (آپ فرماتے ہیں:) ’’کبیر نے سچ کہا ہے

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام
جے ہوتے گھر اُونچ کے ملتا کہاں بھگوان

یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم چھوٹے گھر میں پیدا ہوئے۔ اگر عالی خاندان میں پیدا ہوتے تو خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اعلیٰ ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی (کم) ذات... پر نظر کر کے شکر کرتا۔ پس انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہر نہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو، تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔‘‘ (پس آنکھیں رکھنا شرط ہے۔ اپنے اندر کا جائزہ لینا شرط ہے۔ اپنے آپ کو پہچاننا شرط ہے۔ پھر کوئی فخر نہیں پیدا ہوسکتا۔ فرمایا کہ) ’’انسان جب تک ایک غریب و بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوسکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 437- 438)

پس یہ وہ معیار ہے جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دنیا میں خدا کی بادشاہت اس کے دین کو پھیلا کر قائم کرنے کا ہمارا دعویٰ ہے تو پھر اگر یہ دعویٰ صحیح ہے تو ہمیں اپنی حالتوں کو بھی ایسا بنانا چاہئے کہ پہلے خود خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر یہ تکبر وغیرہ ہے اور اپنی حالت کی طرف جائزہ نہیں لے رہے اور کسی بھی طرح اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہو، کسی بھی قسم کا تکبر تمہارے اندر پایا جاتا ہے تو وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں شامل نہیں ہوسکتا۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 385 خطبہ جمعہ 26/ جون 2015ء)

(باقی آئندہ ہفتہ کو ان شاء اللہ)

دعا کا تحفہ

آئینہ دیکھنے کی دُعا

حضرت عائشہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دُعا بیان کی ہے۔

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ

(مسند احمد مطبوعہ بیروت جلد 6 صفحہ 150)

ترجمہ:- اے اللہ! جیسا کہ تُو نے مجھے خوبصورت شکل و شباہت عطا کی ہے۔ اب تو ہی میرے اخلاق بھی حسین اور خوبصورت بنا دے۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 103)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

سیّدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2022ء

15/ اکتوبر 2022ء بروز ہفتہ

نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ میں ممبران کو قیمتی ہدایات

قسط 20۔ حصہ دوم

نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ حضور کی میٹنگ

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ امریکہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز فرمایا۔

حلف نامہ جو ہر عہدیدار سے لیا گیا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تمام عہدیداران جو ابھی منتخب ہوئے ہیں ان کے لئے ایک حلف نامہ ہے۔ یہ امیر صاحب پڑھیں گے اور باقی تمام عہدیداران امیر صاحب کے پیچھے پڑھیں گے اور اس کے بعد تمام عہدیداران اس حلف نامہ پر دستخط کریں گے۔

اس کے بعد امیر صاحب امریکہ نے درج ذیل حلف نامہ پڑھا اور اس کے پیچھے تمام عہدیداران نے اس حلف نامہ کے الفاظ دہرائے۔

میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر یقین کرتے ہوئے یہ عہد کرتا ہوں کہ نظام جماعت کی طرف سے جو کام میرے سپرد ہوا ہے اس کو پوری محنت اور دیانتداری کے ساتھ سرانجام دینے کی کوشش کروں گا۔ میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا کروں گا اور نظام جماعت کا ہمیشہ وفادار رہوں گا۔ میں نظام خلافت کے استحکام اور حفاظت کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ میں ہر فرد جماعت کے ساتھ عاجزی اور ہمدردی کے ساتھ پیش آؤں گا۔ ان کا سچا خیر خواہ بنوں گا۔ نیز ذاتی تعلقات یا اختلافات سے بالا ہو کر ہمیشہ انصاف کے ساتھ فرائض کی ادائیگی کروں گا۔ سلسلہ احمدیہ کے اموال کی حفاظت کرنا میری ذمہ داری ہوگی۔ سلسلہ کا پیسہ پوری احتیاط اور ذمہ داری سے خرچ ہوگا۔ عاملہ کے اجلاسات کی کاروائی اور افراد جماعت کے ذاتی معاملات کو ہمیشہ راز داری سے بطور امانت محفوظ رکھوں گا۔ میں اپنے سے بالا عہدیداران کے احکام کی پوری انشراح کے ساتھ اطاعت کروں گا اور اپنے ماتحتوں کے ساتھ محبت اور اخوت کے ساتھ پیش آؤں گا۔ میں خلیفۃ المسیح کا ہمیشہ سچا وفادار رہوں گا اور سچے دل سے آپ کی کامل اطاعت کروں گا ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حلف نامہ کے فوائد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر جماعت کا ہر عاملہ ممبر بھی اس حلف نامہ کو پڑھ کر دستخط کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ جب لوکل سطح پر بھی عہدیداران اس حلف نامہ کو پڑھ کر دستخط کریں گے تو اس سے بھی فائدہ ہوگا۔ اصل میں تو یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا خیال تھا کہ صدر انجمن احمدیہ کے ممبرز اور عہدیداران کے لئے ایک حلف نامہ ہونا چاہئے لیکن کسی وجہ سے اس وقت اس پر عمل نہیں ہوسکا۔ پھر بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دور میں ایک حلف نامہ کے الفاظ منظور ہوئے تھے۔ اس وقت بھی اس پر عمل درآمد کروانے کے لئے جماعتوں کو نہیں بھجوایا جاسکا۔ اب اس میں بعض معمولی تبدیلیوں کے ساتھ میں نے جماعتوں کو بھجوایا ہے۔ میرے خیال میں اس سے مدد ملے گی۔ لوگوں کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہوگا، ان کو خلافت کے ساتھ کئے گئے عہد کا احساس ہوگا۔ اس سے ان کو ان کے عہدوں کی اہمیت کا اندازہ ہوگا۔

تحریک جدید

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر نیشنل سیکرٹری تحریک جدید نے عرض کیا کہ گزشتہ سال چندہ کی رقم 2.7 ملین ڈالرز تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ کیا انصار نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے 1.2 ملین ڈالرز تحریک جدید میں جمع کئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ لجنہ اور خدام نے صرف 1.5 ملین ڈالرز دیئے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی تقریباً پچاس فیصد لجنہ کمانے والی ممبرز ہیں۔ اس لئے ان کی طرف سے زیادہ قربانی ہونی چاہئے۔ عمومی طور پر ذیلی تنظیموں میں ہر ذیلی تنظیم کا کل چندہ میں 1/3 حصہ ہوتا ہے۔

نیشنل سیکرٹری تحریک جدید نے عرض کیا کہ گزشتہ سال لجنہ نے ایک ملین ڈالرز جمع کئے تھے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ 1.5 ملین انصار کا حصہ تھا، 1 ملین لجنہ اماء اللہ کا تو خدام الاحمدیہ نے صرف 5 لاکھ ڈالرز جمع کئے ہیں؟

اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ ہم واقعی پیچھے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ انہوں نے زائن مسجد کے لئے ایک لاکھ ڈالرز ادا کئے تھے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ نے اس مسجد کے لئے 1.7 ملین ڈالرز دیئے تھے باوجود اس کے کہ ایک ملین تحریک جدید کی بھی قربانی کی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دوسرے ممالک مثلاً یوکے، جرمنی اور کینیڈا میں ان تحریکات (وقف جدید اور تحریک جدید) میں جمع ہونے والی کل رقم 1/3 کا حصہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو اس میں آگے آنا چاہئے، پیچھے نہیں رہنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر نیشنل سیکرٹری تحریک جدید نے عرض کیا کہ اس سال کا ٹارگٹ 3.2 ملین ہے۔ ان شاء اللہ ہم اس ٹارگٹ کو achieve کر لیں گے۔ ہم اس کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ دو ملین جمع ہو چکا ہے اور باقی بھی ان شاء اللہ ہو جائے گا۔ حضور کی دعا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب تو سال ختم ہونے میں صرف دو ہفتہ رہ گئے ہیں۔ دعا تو ہم کرتے ہیں لیکن آپ کو محنت کرنا پڑے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر نیشنل سیکرٹری تحریک جدید نے عرض کیا کہ امریکہ کی کل تجنید 22 ہزار 550 ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یوکے جماعت کی تجنید 40 ہزار کے قریب ہے۔ اس میں سے 15 ہزار لجنہ کی تجنید ہے۔ یہاں امریکہ میں 8ہزار لجنہ ہیں۔ یوکے کی لجنہ میں کوئی بہت بڑی تنخواہوں والی نوکریاں بھی نہیں کرتیں۔ اگر چند ایک جو کرتی بھی ہیں وہ چھوٹی موٹی jobs کرتی ہیں اور انہوں نے گزشتہ سال تقریباً 8 لاکھ پاؤنڈز کے قریب ادائیگی کی ہے۔ یہاں امریکہ میں تو آپ کے کمانے والے ممبرز میں سے 30 فیصد لجنہ ممبرز ہیں اور ان میں سے ایک بڑی تعداد ان کی ہے جو اپنی فیلڈ میں ماہر ہیں اور ان کی بڑی اچھی نوکریاں ہیں اس لئے اگر آپ انہیں تحریک کریں تو وہ ضرور ادا کریں گی۔

وصایا

بعد ازاں نیشنل سیکرٹری وصایا نے اپنا تعارف پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ کمانے والے ممبران میں سے 50فیصد ممبران کی وصیت کا ٹارگٹ ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ اب تک 31 فیصد کمانے والے ممبران وصیت کروا چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری وصایا نے عرض کیا کہ موصیان کی کل تعداد 3959 ہے۔ اور کمانے والوں کی کل تعداد 8230 ہے اور ان میں سے 2579 موصیان ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے ابھی آپ نے 19فیصد مزید موصیان بنانے ہیں۔ اس کے لئے آپ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

اس پر سیکرٹری وصایا نے عرض کیا کہ ہم ذاتی طور پر رابطے کر رہے ہیں۔ اسی طرح ویبینارز اور سیمینارز کا انعقاد کر رہے ہیں اور مربیان کی مدد سے بھی رابطے کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو ذیلی تنظیموں سے بھی مدد لینی چاہئے۔ انصار، لجنہ اور خدام سے بھی معاونت لیں۔تنظیموں نے بھی وصایا کے لئے معاون صدر بنائے ہوئے ہیں۔آپ ان سے مدد لیں۔

شعبہ تربیت

اس کے بعد نائب امیرو نیشنل سیکرٹری تربیت نے اپنا تعارف کروایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی کل تجنید 22ہزار 550 ہے۔ اس میں سے 8 ہزار 2 سو کے قریب کمانے والے ہیں اس لئے 15 ہزار کے قریب 12 سال سے اوپر ہوں گے۔ ان 15ہزار میں سے کتنے ہیں جو باقاعدہ پنجوقتہ نمازیں ادا کرتے ہیں؟

نیشنل سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہمارا main focus نماز، تلاوت قرآن کریم اورحضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سننے کی طرف ہوتا ہے۔ ہم نے جو پچھلی مرتبہ سروے کیا تھا اس کے مطابق 61 فیصد لوگ نمازیں ادا کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسارفرمانے پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ سروے کے مطابق پنجوقتہ نماز ادا کرنے والوں کی تعداد 7ہزار 599 تھی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کل تجنید 22 ہزار ہے اور اس میں سے 7ہزار کے قریب نمازیں ادا کرتے ہیں، یہ تو 30فیصد کے قریب بنتا ہے۔ اگر تو ان لوگوں کی تعداد جن پر نماز فرض ہو چکی ہے 15 ہزار کے قریب ہے تو پھر شاید یہ 60فیصد والا figure درست ہی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسارفرمانے پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ pandemic شروع ہونے سے پہلے 282 نماز سینٹرز تھے جو کہ pandemic کی وجہ سے بہت تھوڑے رہ گئے تھے۔ تقریباً 60جماعتیں ہیں۔ ہمارا ہدف تو یہ ہے کہ ہر پچاس ممبرز پر ایک نماز سنٹر بنایا جائے۔ اب ہم نے دوبارہ کام شروع کیا ہے اور الحمد للہ 137سنٹرز بن چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ ان میں سے کتنے سنٹرز ہیں جو پنجوقتہ نمازوں کے لئے کھلے رہتے ہیں۔

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ان سنٹرز کی تعداد بہت کم ہے جو پانچوں نمازوں کے لئے کھلتے ہیں۔ مساجد میں سے 80 فیصد پانچوں نمازوں کے لئے کھلتی ہیں۔ تمام مساجد جہاں مبلغین متعین ہیں، وہ پانچوں نمازوں کے لئے کھلتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛ سب سے پہلی چیز تو یہی ہے کہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ پنجوقتہ نمازوں کا التزام کرے اور ترجیح یہ ہونی چاہئے کہ نمازیں باجماعت ادا ہوں۔ پھر تلاوت قرآن کریم ہے اور پھر خطبات ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ سروے کے مطابق 53فیصد ممبرز خطبہ سنتے ہیں۔ اب تمام نماز سنٹرز اور مساجد میں جمعہ کے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ کا خلاصہ سنایا جاتا ہے اور پھر سارا خطبہ بھی تربیت ٹیم کو بھجوایا جاتا ہے۔ اس لئے کوشش کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ممبر خطبہ جمعہ سنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ پنجوقتہ نمازوں کی عادت ڈالنے کے لئے آپ نے کیا منصوبہ بندی کی ہے؟

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ سب سے پہلے تو ہم لوکل سیکرٹریان تربیت کا احباب جماعت کے ساتھ ذاتی رابطہ کروانا چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ اپنے سیکرٹریان کی کارکردگی سے مطمئن ہیں؟

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ وہ مطمئن تو نہیں ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو خود اپنے سیکرٹریان کو فعال بنانا پڑے گا۔ ہاں اگر وہ تعاون نہیں کر رہے اور مسلسل سستی کا مظاہرہ کر رہے ہیں تو پھر مرکز کو بتائیں اور ان کو تبدیل کریں اور ان کی جگہ ایسے بندے لے کر آئیں جو کہ محنتی ہوں۔

پھر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ ہمارا پلان ہے کہ ہم سال میں کم از کم تیس جماعتوں کا وزٹ کریں۔ اس کے بعد سال میں ایک ریفریشر کورس بھی رکھا جائے گا۔

شعبہ جنرل سیکرٹری

اس کے بعد جنرل سیکرٹری صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ 58 جماعتیں ہیں جو اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ باقاعدگی سے ان رپورٹس پر تبصرے کرتے ہیں یا اپنے comments بھجواتے ہیں؟ اس پر جنرل سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ اس حوالہ سے کمزوری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اگر آپ جماعتوں کی کارکردگی پر فیڈ بیک دینے یا تبصرے نہیں کریں گے تو جماعتیں بھی سستی کا مظاہرہ کریں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ وہ ماہانہ رپورٹ مرکز نہیں بھجواتے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ آپ جنرل سیکرٹری ہیں آپ کو اپنی ماہانہ رپورٹ بھی باقاعدگی سے مرکز بھجوانی چاہئے۔

شعبہ زراعت

بعد ازاں سیکرٹری زراعت نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو جماعتی زمین پر فارمنگ شروع کرنی چاہئے۔

شعبہ تعلیم

اس کے بعد نیشنل سیکرٹری تعلیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ اس وقت ہمارے پاس طلباء کا کوئی معین ڈیٹا نہیں ہے۔ ہم نے یہ ڈیٹا جمع کرنا شروع کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ میرے خیال میں آپ اکیلے یہ کام نہیں کر سکیں گے۔ آپ کو اسٹوڈنٹس کو لے کر ایک ٹیم بنانی پڑے گی یا وہ لوگ جو ایجوکیشنل فیلڈ میں ہیں، ان کو ٹیم میں رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے کوئی کمیٹی بنائی ہوئی ہے جو طلباء کی کونسلنگ کرتی ہے یا انہیں گائیڈ کرتی ہے؟

سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ ہائی اسکول کے طلباء کے لئے سالانہ youth camp لگایا جاتا ہے۔ اس موقع پر ہم ان طلباء کے ساتھ سیشن منعقد کرتے ہیں۔ یہ نیشنل لیول پر منعقد کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک سو کے قریب طلباء شامل ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لوگ تلاش کر کے ایک ٹیم بنائیں جو آپ کی مدد کرے۔

شعبہ رشتہ ناطہ

اس کے بعد سیکرٹری رشتہ ناطہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ دوران سال 17رشتے کروائے گئے ہیں۔

حضور انور کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ جن لوگوں کے رشتے کرواتے ہیں ان کی شادی سے قبل کونسلنگ ہوتی ہے اور پھر شادی کے چھ ماہ بعد بھی ایک سروے فارم بھجوایا جاتا ہے جس کے ذریعہ ان کی فیڈ بیک لی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا لجنہ، خدام کی کوئی joint کونسلنگ سیشن بھی کرتے ہیں؟

جس پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ ہم سہ ماہی بنیادوں پر خدام اور لجنہ کے ساتھ سیشن منعقد کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ ضروری نہیں کہ آپ روایتی گائیڈ لائنز کو فالو کریں۔ آپ اپنے حالات کے مطابق مختلف طریقے تلاش کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ ہمارے ڈیٹا بیس میں کل 573 لڑکے، لڑکیوں کے کوائف ہیں۔ ان میں سے 227لڑکے ہیں اور 346 لڑکیاں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ لڑکوں میں سے 70 فیصد لڑکوں کی عمر 40 سال سے کم ہے۔ ہمارے ڈیٹا بیس میں 20 فیصد وہ لوگ ہیں جن کی طلاقیں ہو چکی ہیں۔

شعبہ امور خارجیہ

اس کے بعد سیکرٹری امور خارجیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ گزشتہ سال مختلف سیاستدانوں سے ملاقاتیں کی گئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ ان علاقوں میں بھی جاتے ہیں جہاں ہماری جماعتیں قائم نہیں ہیں؟

اس پر سیکرٹری امور خارجیہ نے عرض کیا کہ دوران سال ایسے مختلف علاقوں کے سیاستدانوں سے واشنگٹن ڈی سی میں ملاقات ہوئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو واقفینِ نو میں سے بھی نوجوانوں کو اپنی ٹیم میں شامل کرنا چاہئے اور ان کو train کرنا چاہئے جو قانون (law) یا پولیٹیکل سائنسز، یا پبلک ریلیشنز میں ساتھ ساتھ پڑھائی کریں۔

شعبہ تربیت برائے نو مبائعین

بعد ازاں سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ وہ پیدائشی احمدی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کے لوکل سیکرٹریان میں سے کتنے active ہیں؟

اس پر سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین نے عرض کیا کہ بہت کم سیکرٹریان active ہیں صرف 7 سیکرٹریان اس وقت responsive ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ گزشتہ تین سال کے کل 229 نومبائعین ہیں اور ان کے شعبہ کا ان کے ساتھ ابھی رابطہ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اسی سال اس شعبہ کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔ گزشتہ ٹرم میں رحیم لطیف صاحب سیکرٹری تربیت برائے نو مبائعین تھے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ جو پہلے سیکرٹری تربیت برائے نو مبائعین تھے انہوں نے کوئی فائلز وغیرہ تیار کی ہوں گی۔ آپ ان فائلز کو پڑھیں۔ اسی طرح لوکل سیکرٹریان تربیت برائے نو مبائعین کے ساتھ میٹنگز کریں اور ان کی راہنمائی کریں اور ان کو باقاعدہ ٹارگٹ دیں کہ وہ ہر ایک نو مبائع تک پہنچیں۔ ورنہ اگر آپ ان سے رابطہ نہیں رکھیں گے تو وہ پیچھے ہٹ جائیں گے۔

شعبہ وقفِ جدید

اس کے بعد سیکرٹری وقفِ جدید نے اپنا تعارف کروایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کا بھی تحریکِ جدید والا ہی معاملہ ہے۔تقریباً 1.2 ملین کی ادائیگی تو مجلس انصار اللہ کی طرف سے ہوئی ہے جبکہ جمع ہونے والی کل رقم 2.2 ملین تھی۔ باقی ایک ملین لجنہ اور خدام کی طرف سے ادا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ویسے تو آپ کے پاس بہت منصوبے ہوتے ہیں۔ اپنے شعبہ کے لئے بھی کوئی منصوبہ بندی کریں۔ اپنے شعبہ کی طرف توجہ دیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر احمدی اس تحریک کا حصہ بنے۔ صدر لجنہ اور صدر خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ رکھیں۔

شعبہ تبلیغ

بعد ازاں سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ اس سال ہمیں ایک ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ ملا تھا۔ ہمارا پلان تھا کہ ہم ایک ہزار لوگوں کو جلسہ پر لے کر آئیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ کی لوکل جماعتوں کے سیکرٹریان تبلیغ فعال ہوں تو آپ یہ ٹارگٹ پورا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مربیان سے بھی مدد لیں۔ ہر جماعت کے سیکرٹری تبلیغ کو چاہئے کہ وہ اپنی جماعت میں داعیین الی اللہ کی ایک ٹیم بنائیں۔

سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہم داعیین پر کام کر رہے ہیں اور تقریباً ہر جماعت میں داعیین موجود ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لوکل جماعتوں کے داعیین کی فہرست مبلغین کو بھی مہیا کیا کریں۔ مبلغین کے ساتھ مل کر سیکرٹریان تبلیغ اور داعیین الی اللہ کو کام کرنا چاہئے۔

شعبہ مال

اس کے بعد سیکرٹری مال نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ اس سال کا ٹوٹل بجٹ 31.3 ملین ڈالرز ہے۔ اس میں سے لازمی چندہ جات 22 ملین ہیں۔ جبکہ چندہ وصیت 12.46 ملین ڈالرز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ باشرح چندہ ادا کرنے کے حوالہ سے آپ نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر لوکل جماعتوں کے سیکرٹریان مال فعال ہوں تو وہ ایسے لوگوں سے رابطہ کر کے ان کو توجہ دلا سکتے ہیں۔ اگر لوگوں کو صحیح طرح توجہ دلائی جائے اور انہیں چندہ کی اہمیت کا احساس دلایا جائے تو لوگ چندہ جات ادا کرتے ہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ لوکل سیکرٹریان فعال نہیں ہیں۔ اگر آپ لوکل سیکرٹریان کو فعال کر لیں تو آپ کے بجٹ میں پچاس فیصد اضافہ ہوسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف اس بات پر خوش نہ ہو جایا کریں کہ گزشتہ ہمارا اتنا ملین بجٹ تھا اور اس سال اس میں اتنا اضافہ ہو گیا ہے۔

ہم پیسوں کے پیچھے تو نہیں ہیں، اصل میں تو یہ ہے کہ ہر احمدی کو مالی قربانی اور چندہ کی اہمیت کا احساس ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی کسی مجبوری کی وجہ سے باشرح چندہ ادا نہیں کرسکتا تو انہیں چاہئے کہ وہ لکھ کر اجازت لے لیں۔

شعبہ سمعی و بصری

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری سمعی و بصری سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کا اپنا شعبہ فعال ہے یا ایم۔ٹی۔اے آپ کی مدد کرتا ہے؟

سیکرٹری سمعی و بصری صاحب نے عرض کیا کہ الحمد للہ ! ہماری ایک مضبوط ٹیم ہے۔

امین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امین سے استفسار فرمایا کہ آپ حسابات پر مطمئن ہیں۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ الحمد للہ ! ہم ہر ماہ اکاؤنٹس کو چیک کرتے ہیں۔

شعبہ وقفِ نو

بعد ازاں سیکرٹری وقفِ نو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ کل واقفینِ نو کی تعداد 1830 ہے۔ اس میں سے 946 لڑکے ہیں اور 883 واقفات ہیں۔ ان میں سے پندرہ سال سے زائد عمر والوں کی تعداد 1040 ہے۔ ان میں سے 483 نے دوبارہ وقف کا عہد کیا ہے۔ تاہم یہ نمبرز ٹھیک نہیں ہیں۔ اس پر ہم مرکز کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ نے واقفینِ نو کو ان کے subjects کے اعتبار سے categorise کیا ہوا ہے؟ اس پر سیکرٹری وقفِ نو نے عرض کیا کہ انہوں نے مختلف مضامین جیسے میڈیسن، جرنلزم، لاء وغیرہ ہیں، ان کے اعتبار سے کیٹگریز بنائی ہوئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری وقفِ نو نے عرض کیا کہ 177 ایسے واقفین ہیں جن کا تعلق میڈیسن فیلڈ سے ہے۔ ان میں سے بعض ڈاکٹر بن چکے ہیں اور بعض ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان میں سے 93 واقفین نو لڑکے ہیں اور 83 واقفات نو لڑکیاں ہیں۔ لیکن میرے خیال میں ڈیٹا بیس میں موجود یہ معلومات درست نہیں ہیں۔ ہم اب لوکل سیکرٹریان وقفِ نو کے ساتھ مل کر اور بعض دیگر ذرائع سے اس کو اپ ڈیٹ کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری وقفِ نو نے عرض کیا کہ سروے کے مطابق 69 فیصد واقفین اپنا سلیبس پڑھ رہے ہیں۔

شعبہ ضیافت

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری ضیافت نے عرض کیا کہ گزشتہ جمعہ کے روز دس ہزار لوگوں کے لئے کھانا بنایا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر امیر صاحب امریکہ نے عرض کیا گزشتہ جمعہ کی حاضری 5500 سے زائد تھی۔

شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی سے دریافت فرمایا کہ ہر سال کتنے لوگ وقفِ عارضی کرتے ہیں؟

سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی نے عرض کیا کہ گزشتہ سال سات لوگوں نے وقفِ عارضی کی تھی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پچھلی دفعہ میں نے کہا تھا کہ نیشنل مجلسِ عاملہ کے تمام ممبران کو وقفِ عارضی کرنی چاہئے۔ اس پر کتنے لوگوں نے وقفِ عارضی کی تھی؟

سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی نے عرض کیا کہ میں نے تمام عاملہ کے ممبران کو ای میل کی تھی لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ اسی طرح میٹنگ میں بھی بات کی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف ایک میل نہیں بھیجنی بلکہ ہر ماہ عاملہ کے ممبران کو ای میلز بھجوائیں یہاں تک کہ اپنا ٹارگٹ حاصل کر لیں۔ پھر لوکل عاملہ کے ممبران کو بھی فالو کریں۔صرف ایک ای میل بھجوا دینے سے کچھ نہیں ہو گا۔ اپنے لوکل سیکرٹریان کو بھی فعال بنائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی نے عرض کیا کہ پچاس فیصد لوگ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں تاہم ان کے پاس معین تعداد نہیں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ کے پاس معین تعداد نہیں ہے تو آپ کو کیسے علم ہے کہ پچاس فیصد لوگ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں؟ اس پر سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی نے عرض کیا کہ ان کے پاس Covid سے پہلے کا ڈیٹا ہے جس کے مطابق پچاس سے پچپن فیصد لوگ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔

شعبہ ایڈیشنل مال

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایڈیشنل سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ وہ تمام چندہ دہندگان کی فہرست میں بقایا داران کی علیحدہ لسٹ بناتے ہیں، اسی طرح ایسے لوگ جن کو وہ سمجھتے ہیں کہ وہ باشرح چندہ ادا نہیں کر رہے، ان کو شارٹ لسٹ کرتے ہیں اور پھر یہ فہرست متعلقہ جماعتوں کے ایڈیشنل سیکرٹریانِ مال، مبلغین اور صدرانِ جماعت کو بھجواتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ ان کوششوں کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے؟ اس پر ایڈیشنل سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ جو لوگ باشرح چندہ ادا نہیں کرتے، ان میں بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ کے لوکل جماعتوں میں ایڈیشنل سیکرٹریانِ مال فعال ہوں تو آپ اپنے ٹارگٹ کا کم سے کم 30 فیصد حاصل کر سکتے ہیں۔

محاسب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محاسب دریافت فرمایا کہ کیا آپ ہر ماہ اکاؤنٹس چیک کرتے ہیں؟

اس پر محاسب نے عرض کیا کہ وہ ہر ماہ اکاؤنٹس چیک کرتے ہیں۔ اسی طرح سہ ماہی اور سالانہ حسابات بھی چیک کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ وہ ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ آپ کے پاس تو اکاؤنٹس چیک کرنے کے لئے کافی وقت ہوتا ہوگا۔

محاسب نے عرض کیا کہ جی حضور! اسی طرح ہم لوکل محاسبین کو بھی متحرک کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر محاسب نے عرض کیا کہ ہر شعبہ اپنے منظور شدہ بجٹ کے مطابق ہی اخراجات کرتا ہے۔ اگر بجٹ منظور شدہ نہیں تو اخراجات بھی نہیں ہوں گے۔ یہ امیر صاحب کی ہدایت ہے۔ اس پر سختی سے عمل کروایا جاتا ہے جو منظور شدہ بجٹ ہے اسی کے مطابق اخراجات ہوں گے۔

شعبہ صنعت وتجارت

بعد ازاں سیکرٹری صنعت وتجارت نے اپنا تعارف کروایا اور عرض کیا کہ ہمارا شعبہ بنیادی طور پر لوگوں کو ملازمت دلوانے کی کوشش کر رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں پر کافی ریفیوجیز ہیں اور ان کے پاس ملازمتیں بھی نہیں ہیں۔ آپ اس حوالہ سے کوئی کام کر رہے ہیں؟

اس پر سیکرٹری صنعت وتجارت نے عرض کیا کہ ہم اس پر کام شروع کر رہے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ لوکل سیکرٹریان کو فعال کریں تو کام ہو گا۔

سیکرٹری صنعت وتجارت نے عرض کیا کہ ہم کینیڈا کے شعبہ صنعت و تجارت کے ساتھ مل کر کوشش کر رہے ہیں تمام پروفیشنلز کو ایک دوسرے کے ساتھ connect کر دیا جائے تا کہ وہ دیگر احمدیوں کو بھی گائیڈ لائنز دے سکیں اور نوکریوں کے مواقع مہیا کر سکیں۔ جب یہ پروفیشنلز ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ میں ہوں اور ایک ہی پلیٹ فارم پر ہوں گے تو دیگر احمدی بھی دیکھ سکیں گے کہ کون کس کمپنی میں کام کرتا ہے۔ اس طرح لوگوں کی مدد کی جا سکے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا یہاں امریکہ میں cottage industry کو شروع کیا جا سکتا ہے؟ اس سے خاص طور پر ان لوگوں کو جن کے پاس کوئی خاص skill نہیں ہے، انہیں کچھ سکھا کر کام دیا جا سکے۔

اس پر سیکرٹری صنعت وتجارت نے عرض کیا کہ ان کو اس کے بارہ میں زیادہ معلومات نہیں ہیں۔ اس حوالہ سے سوچا جا سکتا ہے۔

شعبہ اشاعت

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری اشاعت سے دریافت فرمایا کہ آپ اخبارات وغیرہ میں آرٹیکل لکھا کرتے تھے، وہ لکھنا بند کر دیئے ہیں؟

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ جماعت کے میگزین کی باقاعدہ اشاعت ہوتی ہے؟

اس پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ جماعتی میگزین ’’سن رائز‘‘ باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ’’دی مسلم سن رائز‘‘ میں لوگوں کی نفسیات کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف آرٹیکلز دینے چاہئیں۔ صرف Scholarly مضامین ہی نہ ہوں بلکہ ہر طبقہ کو ذہن میں رکھ کر آرٹیکل دیں تا کہ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے اس میگزین میں دلچسپی لیں اور خاص کر اس کو آن لائن پبلش کرنے کی بھی کوشش کریں۔ اس طرح آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ کی readership کتنی ہے اور ملک کے کس حصہ سے کتنے لوگ آپ کا میگزین پڑھتے ہیں اور کس قسم کے لوگ یہ میگزین پڑھ رہے ہیں۔ اس طریق سے آپ معلومات اکٹھی کر سکتے ہیں اور پھر ان معلومات کے مطابق میگزین میں بھی تبدیلی لے کر آ سکتے ہیں۔ پھر سوشل میڈیا والوں سے بھی پوچھ سکتے ہیں کہ آپ سوشل میڈیا کے ذریعہ اپنی readership کس طرح بہتر کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ ہم نے مقامی طور پر کوئی کتاب شائع نہیں کی تاہم بعض کتب تیار کر کے لندن بھجوائی ہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ آپ قرآن کریم کی Hand-cover Binding کی بجائے Soft-cover Binding کو کیوں ترجیح دیتے ہیں؟ ابھی حال ہی میں آپ نے قرآن کریم کی دس ہزار کاپیوں کا آرڈر کیا تھا۔

اس پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ ہم جیلوں میں قرآن کریم رکھوا رہے ہیں۔ وہاں Soft-cover Binding والا ہی دیا جا سکتا ہے۔ اس وقت ملک غلام فرید صاحب کے انگریزی ترجمہ والے قرآن کریم کی 2 ہزار کاپیاں بچی ہیں۔ کافی تیزی سے فروخت ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ اس وقت ان کے پاس معین معلومات نہیں ہیں کہ کتنی جیلوں میں بھجوایا جا چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ جو کتب وغیرہ مرکز سے آرڈر کرتے ہیں اس کا سٹاک کس کے پاس ہوتا ہے؟ کون اس کو manage کرتا ہے۔

اس پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ ہمارے پاس بک سٹور ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ جیلوں میں بھجوانے کے علاوہ ہم اس قرآن کریم کو تبلیغ کے لئے بھی استعمال کر رہے ہیں اور یونیورسٹیز میں طلباء میں بھی یہ قرآن کریم کافی مقبول ہے اور وہاں کافی فروخت ہوا ہے۔ تقریباً ہفتہ میں سو کاپیاں فروخت ہو جاتی ہیں بلکہ جب آن لائن فروخت کرتے ہیں تو اسٹاک ختم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ہماری ریٹنگ کافی نیچے آجاتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب آپ کو لگے کہ اسٹاک ختم ہونے والا ہے تو آپ کو مرکز کو اسی وقت بتانا چاہئے۔ کم از کم دو ماہ قبل مرکز کو بتایا کریں۔

سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہم نے وکیل التصنیف صاحب کے ساتھ اس حوالہ سے میٹنگ کی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کتب کی اشاعت اور ترسیل کا تعلق وکیل التصنیف سے نہیں ہے۔ اس کے لئے آپ کو ایڈیشنل وکیل الاشاعت کو لکھنا پڑے گا۔ وکیل التصنیف صاحب کا کام مختلف ہے۔ ان کا کام ہے کہ کتب کے تراجم کئے جائیں، کتب تیار کی جائیں۔ اس کے بعد یہ کتب وکیل الاشاعت کے پاس جاتی ہیں۔ وہ اس کی پرنٹنگ کرواتے ہیں۔

سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ مولوی شیر علی صاحب کا ترجمہ

والے قرآن کریم کے علاوہ Short commentary از ملک غلام فرید صاحب کی بھی ڈیمانڈ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فی الحال غلام فرید صاحب والا شائع نہیں ہو رہا، صرف مولوی شیر علی صاحب والا ترجمہ شائع کر رہے ہیں۔تفسیری نوٹس تو مولوی شیر علی صاحب والے قرآن کریم میں بھی ہیں۔ ملک غلام فرید صاحب والے ترجمہ میں تفصیلی تفسیری نوٹس ہیں لیکن مولوی شیر علی صاحب والے ترجمہ میں بھی تفسیری نوٹس موجود ہیں۔ ان میں زیادہ فرق تو نہیں ہے۔

اس پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ پہلے مولوی شیر علی صاحب والا ترجمہ میسر نہیں تھا تو ملک غلام فرید صاحب والا تفسیری ترجمہ ہی فروخت ہو رہا تھا۔ اس لئے وہ کافی مقبول ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب تو آپ کے پاس مولوی شیر علی صاحب والے ترجمہ کی پانچ ہزار کاپیاں اسٹاک میں موجود ہیں،اسی طرح ملک غلام فرید صاحب والے ترجمہ کی دو ہزار کاپیاں موجود ہیں۔کل 7 ہزار کاپیاں ہیں۔ آپ کو علم ہونا چاہئے کہ کب اسٹاک ختم ہونے والا ہے۔

سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ اب ملک غلام فرید صاحب والے ترجمہ کی زیادہ ڈیمانڈ ہے۔ جماعت کے اندر وہ زیادہ تیزی سے فروخت ہو رہا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ مولوی شیر علی صاحب کا ترجمہ ہے یا ملک غلام فرید صاحب کا ہے۔ آپ لوگوں کو بتائیں کہ یہ تفسیری ترجمہ ہے تو لوگ خریدیں گے۔لوگوں کو تو علم ہی نہیں ہے کہ مولوی شیر علی صاحب کون تھے اور ملک غلام فرید صاحب کون تھے۔ یہ تو آپ پر منحصر ہے کہ آپ یا آپ کی ٹیم کتب فروخت کرنے میں کتنی ماہر ہے۔ میرا نہیں خیال کہ لوگ خاص طور پر ملک غلام فرید صاحب والا تفسیری ترجمہ ہی چاہتے ہیں۔ وہ تو صرف انگریزی ترجمہ مع تفسیری نوٹس چاہتے ہیں۔ لوگوں کو اس سے غرض نہیں ہوتی کہ ترجمہ کس نے کیا ہے، لوگوں کو تو صرف یہ ہوتا ہے کہ ترجمہ ہونا چاہیے یا تفسیری نوٹس ہونے چاہئیں۔

انصار اللہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مجلس انصاراللہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ سال آپ کا تحریک جدید کا ٹارگٹ 1.7 ملین اور وقف جدید کا 1.5 ملین ہونا چاہئے۔

خدام الاحمدیہ

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا تحریک جدید کا ٹارگٹ 1.2 ملین اور وقف جدید کا 1.1 ملین ہے۔

شعبہ آڈٹ

بعد ازاں آڈیٹر نے اپنا تعارف کروایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ انہوں نے حال ہی میں جولائی میں یہ شعبہ سنبھالا ہے۔ میں نے سابقہ آڈیٹر کے ساتھ میٹنگز کی ہیں۔ ان سے چارج لیا ہے اور گزشتہ سالوں کی رپورٹس حاصل کی ہیں۔ آڈٹ کے سافٹ ویئر کو سمجھا ہے۔

نائب امراء

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نائب امیر برائے ویسٹ کوسٹ نے عرض کیا کہ ویسٹ کوسٹ میں پانچ states میں دس جماعتیں ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسرے نائب امیر صاحب سے استفسار فرمایا کہ باقاعدہ purpose-built مساجد کتنی ہیں؟ کتنی ہیں جو باقاعدہ purpose-built ہیں اور کتنی ہیں جن کو مسجد کی بلڈنگ میں تبدیل کیا گیا ہے؟

اس پر نائب امیر صاحب نے عرض کیا کہ کم و بیش 55 مساجد ہیں۔ لیکن معین تعداد کا علم نہیں ہے کہ اس میں سے کتنی باقاعدہ Purpose-built ہیں اور کتنی کو مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے۔

اس پر عاملہ کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ باقاعدہ Purpose-built مساجد کی تعداد 18 ہے۔

بعد ازاں نائب امیر نے عرض کیا کہ اب اگلا پراجیکٹ زائن مسجد میں مینارے کی تعمیر ہے۔ اس کی approval مل چکی ہے۔ ان شاءاللہ اگلے سال کے اندر اندر اس پراجیکٹ کو بھی مکمل کر لیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر نائب امیر نے عرض کیا کہ مساجد کی تعمیر وغیرہ کے لئے کوئی fixed بجٹ تو نہیں ہوتا۔ نیشنل عاملہ سے پراجیکٹ کی منظوری ہوتی ہے اور اس کے بعد اس پر کاروائی شروع ہوتی ہے۔ ہر سال کوئی معین بجٹ نہیں ہوتا کہ اتنا بجٹ خرچ کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پہلے آپ کو ٹارگٹ مقرر کرنا چاہئے کہ اتنی بلڈنگز خریدنی ہیں یا بنانی ہیں۔ اس کے بعد رقم جمع کرنی چاہئے۔ ورنہ آپ اپنا ہدف حاصل نہیں کر پائیں گے۔ پہلے مقرر کر لیں کہ ہم نے ہر سال دو یا تین مساجد تعمیر کرنی ہیں۔ پھر آپ کو پتہ ہوگا کہ اس کے لئے چھ ملین، سات ملین، آٹھ ملین یا نو ملین ڈالرز کی ضرورت ہو گی۔ اس طرح آپ اپنا ٹارگٹ مقرر کر لیں اور اس کے مطابق فنڈز کے لئے اپیل کریں۔

شعبہ جائیداد

بعد ازاں سیکرٹری جائیداد نے اپنا تعارف کروایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ ہماری 106 پراپرٹیز ہیں۔ اس کے علاوہ 43 پراپرٹیز کرایہ پر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری جائیداد نے عرض کیا کہ کرایہ کی پراپرٹیز کا کل سالانہ کرایہ 7 لاکھ 81 ہزار ڈالرز ہے۔ ان میں 23 مشنریز و واقفین زندگی کے مکانات ہیں۔ 13 نماز سنٹرز ہیں۔ 7 ہال ہیں جو مختلف اوقات میں عید یا دیگر پروگراموں کے لئے لیے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری جائیداد نے عرض کیا کہ ان تمام پراپرٹیز کی maintenance کا سالانہ بجٹ 1.8 ملین ڈالرز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری جائیداد نے عرض کیا کہ 150 نمازیوں کی مسجد تعمیر کرنے پر دو سے تین ملین کے قریب اخراجات ہوں گے۔ لیکن علاقہ پر بھی منحصر ہوتا ہے کہ کس علاقہ میں مسجد تعمیر کی جا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض اوقات نئی developments ہوتی ہیں، وہاں بھی بنی بنائی عمارت مسجد کے لئے خریدی جا سکتی ہے۔ اس پر تحقیق کریں کہ اگر باقاعدہ زمین خرید کر اس پر مسجد تعمیر کی جائے تو کتنے اخراجات آتے ہیں اور اس طرح کی development میں بنی بنائی عمارت خریدی جائے تو اس پر کیا اخراجات آئیں گے۔ اسی طرح بڑے شہروں کے مضافاتی علاقوں میں بعض اوقات نئی development ہوتی ہے۔ آپ وہاں بھی جگہ خرید سکتے ہیں۔

اس کے بعد ایک نیشنل عاملہ کے ممبر نے امریکہ میں حفظ القرآن سکول کھولنے کے لئے اجازت کی درخواست کی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ سارا منصوبہ بنا کر پیش کریں۔ اگر ممکن ہو اور جگہ ہوئی تو ضرور کھولیں۔ ابھی حال ہی میں ہم نے یو۔کے میں بھی حفظ کلاس شروع کی ہے۔ اسی طرح لڑکیوں کے لئے بھی عائشہ کلاس شروع کی ہے۔ اگر آپ بھی شروع کریں تو مجھے خوشی ہو گی۔ سارا منصوبہ بنا کر نیشنل لیول پر رکھیں۔

یہ میٹنگ سات بج کر تیس منٹ تک جاری رہی۔ میٹنگ کے اختتام پر مجلس عاملہ کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

انتظامیہ کمیٹی ہیومینٹی فرسٹ کے ساتھ حضور کی میٹنگ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں ہیومینٹی فرسٹ یو۔ایس۔اے کی انتظامیہ کمیٹی کی حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

میٹنگ کے آغاز میں حضور انور کے استفسار پر چیئرمین صاحب ہیومینٹی فرسٹ امریکہ نے عرض کیا کہ ہم نے آج کی میٹنگ مختلف معاملات میں حضور انور سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے رکھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہیومینٹی فرسٹ ایک آزاد ادارہ ہے اور اپنی مرضی کے مطابق کام کر سکتا ہے مگر ہمیشہ جماعت کی اہمیت اور مفاد کو مدنظر رکھیں۔

چیئرمین صاحب نے اپنے نئے اسٹاف ممبران کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ Strategy Development کے لئے محمد احمد چوہدری صاحب اور Funds Development کے لئے مجیب اعجاز صاحب کو منتخب کیا گیا۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا نئے ممبران کا نام پورے بورڈ کے سامنے مشورہ کے لئے پیش کیا گیا تھا؟ اس پر چیئرمین صاحب نے عرض کیا کہ ان کا نام بورڈ کے سامنے پیش کئے گئے اور

ووٹ کے ذریعہ انتخاب کیا گیا ہے۔

حضور انور نے مجیب صاحب کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ اچھے fundraiser کے ساتھ ساتھ اچھے donor بھی بن سکتے ہیں۔

چیئرمین صاحب نے عرض کیا کہ ہیومینٹی فرسٹ یو۔ایس۔اے کو حضور انور نے 25 نئے اسکول بنانے کا ٹارگٹ دیا تھا۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کو یہ ٹارگٹ کب دیا گیا تھا۔ اس پر عرض کیا گیا کہ یہ ٹارگٹ انٹرنیشنل ہیومینٹی فرسٹ کانفرنس کے بعد ملا تھا۔حضور انور نے 2025ء تک نئے 25 سکول بنانے کا ٹارگٹ دیا تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایک اسکول بنانے میں کتنا خرچ ہوگا؟ پھر حضور انور نے فرمایا کہ 50 سے 75 ہزار ڈالرز اگر ایک اسکول پر اخراجات ہوں تو یہ تقریباً 2.4 ملین ڈالرز بن جائیں گے جو کہ بہت زیادہ ہیں۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم اپنے اسکولوں کو خود مختار بنائیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کس طرح اپنے اسکولوں کو خود مختار بنائیں گے؟ آپ تو اتنی زیادہ فیس بھی نہیں لیتے۔ زیادہ سے زیادہ آپ 10 فیصد رقم واپس جمع کر لیں گے۔ باقی 90 فیصد کو کہاں سے پورا کریں گے؟

اس پر عرض کیا گیا کہ ہم مختلف پروگراموں کے ذریعہ ان فنڈز کو جمع کریں گے۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ Walathons اور Telethons کے ذریعہ یہ فنڈز اکٹھے کریں گے؟

حضور انور کے استفسار پر چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ امریکہ نے عرض کیا کہ ہمارا بجٹ 2.5 ملین ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ 2.5 ملین جمع کریں گے اور اس میں صرف اسکولز پر ہی 2.4 ملین لاگت آجائے گی۔ تو یہ کیسے ہوگا؟

حضور انور نے مزید فرمایا کہ اگر آپ ایک پرائمری اسکول بنائیں گے تو کچھ عرصہ کے بعد آپ کو ایک مڈل سکول بھی بنانا ہوگا اور پھر ہائی اسکول بھی۔ آپ کو مزید کمروں کی ضرورت ہوگی اور چونکہ یہ الگ اسکول ہوں گے، آپ کو مزید زمین کی بھی ضرورت ہوگی۔ کس طرح آپ ان سب کو فنڈز مہیا کریں گے۔

اس پر عرض کیا گیا کہ ہم مختلف انجینئیرز کے ساتھ مل کر فنڈز جمع کریں گے۔

اس موقع پر حضور انور کی خدمت میں ناصر ہسپتال، گوئٹے مالا کی توسیع کا منصوبہ بھی پیش کیا گیا جس میں زیادہ مریضوں کی جگہ ہوگی۔ اس منصوبہ میں Diagnostic Centre اور موبائل ہیلتھ کلینک شامل ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا افتتاح کے بعد سے اب تک وہاں کوئی توسیع ہوئی ہے؟ اس پر عرض کیا گیا کہ Diagnostic Centre اور دوسرے شعبہ جات میں سامان اور مشینیں وغیرہ مہیا کی گئی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا ہسپتال کی موجودہ عمارت کے اوپر مزید منازل بنائی جاسکیں گی یا پھر الگ عمارت بنائی جائے گی۔ اس پر عرض کیا گیا کہ ہم ایک اور منزل اسی عمارت کے اوپر بنا سکتے ہیں اور اسی عمارت کے ساتھ اور جگہ بھی موجود ہے۔

اس کے بعد چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ نے حضور انور کی خدمت میں Food Pantry Operations کے بارے میں رپورٹ پیش کی کہ Covid کے دوران 25 سے زائد Food Pantries کا انتظام کیا گیا اور اب مزید 10 pantries کا انتظام کیا ہے اور چار مزید کا پروگرام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض دفعہ جماعتی پروگراموں میں بھی کھانا زیادہ ہو جاتا ہے۔ جمعہ کے روز زیادہ کھانا بنایا گیا تھا۔ ان کا اندازہ درست نہیں تھا اور پھر بعد میں زائد کھانا پھینکنا پڑا تھا۔حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں ضیافت ٹیم کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے۔ اگر بچا ہوا کھانا غریب لوگوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہو۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ فیڈنگ پروگرام کا کیا نام رکھا ہے؟ اس پر عرض کیا گیا کہ فوڈ سیکیورٹی کے تحت Feed the Hunger نام ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ”Beat the Hunger“ نام ہے؟

اس پر عرض کیا گیا کہ Feed the Hunger نام ہے لیکن Beat the Hunger بھی اچھا نام ہے۔ ہم یہ استعمال کر سکتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس سے زیادہ اکرام ضیف ہوگا۔

پھر چیئرمین صاحب نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ ایک The Education Project ہے جس میں ہم ضرورت مند طلباء کو مفت آن لائن ٹیوشن فراہم کرتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا کوئی ایسی اسکیم شروع کر سکتے ہیں جس کے ذریعہ ہم ایسے طلباء کی مدد کر سکیں جو گھر میں ہی تعلیم حاصل کرتے ہوں؟ یا کوئی جگہ ہو سکتی ہے، کوئی سنٹر وغیرہ جہاں پر والدین اپنے بچوں کو مدد حاصل کرنے کی خاطر لا سکتے ہوں۔ خاص طور پر پرائمری بچوں کے لئے۔

حضور انور نے محمد احمد چوہدری صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو اس پر کام کرنا چاہئے۔ یہ آپ کے لئے ایک اچھا پروجیکٹ ہوگا۔

پاکستان میں سیلاب سے متاثرین کی مدد کے بارہ میں چیئرمین صاحب نے عرض کیا کہ ہم نے پاکستان کے سفیر سے ملاقات کی اور وزیراعظم کے فلڈ ریلیف کے لئے پچاس ہزار ڈالرز ادا کئے۔

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ رقم کی ترسیل کے حوالہ سے ہمیں بعض مشکلات بھی سامنے آئی ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض انتظامی ہدایات دیں۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ صرف احمدیوں کی ہی مدد نہ کریں بلکہ غیر احمدیوں کی بھی مدد کریں۔

اس پر حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ اب تک جن لوگوں کی مدد کی گئی ہے ان میں سے 60 فیصد غیر احمدی ہیں اور 40 فیصد احمدی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ نائیجیریا میں سیلاب کی صورت حال کیا ہے؟ اس پر چیئرمین صاحب نے عرض کیا کہ ان کے علم میں نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سیلاب کی وجہ سے 500 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہمیں اس بارہ میں علم ہی نہیں ہے اور نہ ہی ہم نے کچھ کیا ہے۔

اس پر عرض کیا گیا کہ نائیجیریا ہیومینٹی فرسٹ یو۔ایس۔اے کے تحت نہیں آتا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہیومینٹی فرسٹ تو ایک ہی ہے۔ آپ میں سے کسی کو اس کا علم ہی نہیں۔حضور انور نے چیئرمین سے دریافت فرمایا کہ کیا وہ ہیومینٹی فرسٹ انٹرنیشنل کے ممبر نہیں ہیں؟ اس پر عرض کیا گیا کہ وہ ٹرسٹیز کا حصہ ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ ٹرسٹیز کا حصہ ہیں تو پھر آپ اس حوالہ سے کچھ کر سکتے ہیں۔

چیئرمین صاحب نے عرض کیا کہ ہم مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ مل کر تنزانیہ کے پراجیکٹ پر بھی کام کر رہے ہیں۔ نیز حضور انور نے انڈونیشیا کے پراجیکٹ کی بھی منظوری عطا فرمادی اور تنزانیہ کا کام مکمل کرنے کے بعد ہم حضور انور کی رہنمائی اور منظوری کے ساتھ انڈونیشیا میں کام شروع کر دیں گے۔

میٹنگ کے آخر پر ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمان میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ

(کمپوزڈ بائی: فائقہ بشریٰ۔ بحرین)

بقیہ: سو سال قبل کا الفضل...... از صفحہ 16

رقم جمع ہو جائے گی اور اس کو پڑھ کر یہ فائدہ ہوگا کہ ایک اسراف رک جائے گا۔ ایک جلسہ سالانہ پر پچھلی زیادہ کی تھی تو حضرت خلیفہ اول نے اس پر خاص طور سے سرزنش فرمائی کہ یہ کوئی میلہ نہیں ہے تو روحانیت کے حصول کے لیے اجتماع ہے۔ اس لیے حتی الوسع ایسی غیر ضروری اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے۔ یورپ والوں کی تقلید میں آج کل کے نوجوان اور نئے تعلیم یافتہ انڈے استعمال کرنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ قادیان میں سخت سردی نہیں پڑتی اور بغیر انڈوں کے بھی حرارتِ غریزی قائم رہ سکتی ہے۔

ابھی جلسہ میں ایک ماہ باقی ہے اور کل ہی میں نے دو دیہاتیوں کو یہ گفتگو کرتے سنا کہ مولویوں کا جلسہ آ گیا ہے انڈے جمع ہو رہے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک اس جلسہ کی غرض و غایت انڈوں کا جمع کرنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے دکانداروں نے اپنے مہمانوں کے خیر مقدم کے لیے ابھی سے تیاریاں شروع کر دی ہیں اور غالباً آٹھ آٹھ دس دس کوس تک کے گاؤں سے انڈے جمع کرا رہے ہیں اور انڈا ابھی سے ایک ایک آنہ کو ملتا ہے۔ جلسہ پر غالباً ڈیڑھ آنے کا فروخت ہوگا۔ مجھے ان الفاظ سے جو دیہاتی آپس میں باتیں کر رہے تھے نہایت تکلیف پہنچی۔ اس لیے میں اپنے دوستوں سے بامنت التجا کرتا ہوں کہ وہ اس دفعہ بلا کسی ضرورتِ طبّی کے انڈے استعمال نہ کریں اور اس رقم کو تبلیغ میں دیں۔“

مذکورہ بالا اخبار کے مفصل مطالعہ کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19221211.pdf

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

11/ دسمبر 1922ء دو شنبہ (سوموار)

مطابق 21/ ربیع الثانی 1341 ہجری

صفحہ اول پر مدینۃ المسیح کی خبروں میں درج ہے کہ ’’آریوں کے متعلق اس ہفتہ ہر روز رات کے وقت پُر زور تقریریں ہوتی رہیں۔ آریہ لیکچرار پنڈت دھرم بھکشو کو چونکہ اپنی جھوٹی فتح مندی کے اظہار کا بہت شوق ہے اس لیے کہا گیا کہ پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی پر تحریری مباحثہ کرو جس کا آریوں نے انکار کر دیا اور پنڈت مذکور یہاں سے چلا گیا۔‘‘

صفحہ اول پر ہی ہفتہ وار رپورٹ بابت لنگرخانہ حضرت مسیحِ موعودؑ از طرف حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ افسر لنگر خانہ شائع ہوئی ہے۔

صفحہ 2 پر حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحبؓ کی 10/ اکتوبر 1922ء کی تحریر فرمودہ رپورٹ زیرِعنوان ’’نائیجر (افریقہ) کے پار تبلیغِ اسلام۔ بادشاہوں کے درباروں میں تبلیغ۔ ہزاروں کو پیغام‘‘ شائع ہوئی ہے۔

آپؓ نے اس رپورٹ میں ایک کامیاب تبلیغی سفر کا مفصل ذکر فرمایا ہے۔ آپؓ نے ابتداء میں ایک علاقہ جوز کا تعارف کرواتے ہوئے تحریر کیا کہ ’’مردم خوری تاحال ان میں مروّج معلوم ہوتی ہے۔ گو اجنبیوں پر حکومت کے خوف سے ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہیں کرتے مگر اپنے بیمار کو ضائع کرنے کی بجائے جزوِ بدن بنالینا ان کے فلسفۂ خوراک کی ایک دلیل ہے۔‘‘

صفحہ نمبر 3 تا 5 پر اداریہ شائع ہوا ہے جو درج ذیل چار مختلف موضوعات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

1۔ غیر مبائعین اور خلافت ٹرکی۔ غیر مبائعین کا سیاسی خلیفہ کون ہے 2۔ مسلمانوں میں یہود سے زیادہ پراگندگی 3۔ خلافت ٹرکی ثنائی (مولوی ثناء اللہ صاحب) نظر میں 4۔ سابق ’’خلیفۃ المسلمین‘‘ کو ’’سگ‘‘ کا خطاب

صفحہ نمبر 5 اور 7 پر حضرت مصلح موعودؓ کا خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ یکم دسمبر 1922ء شائع ہوا ہے۔

صفحہ نمبر 7 پر حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکملؓ (صیغہ تربیت قادیان) کی جانب سے ایک اعلان بعنوان ’’جلسہ پر دس ہزار انڈا‘‘ شائع ہوا ہے۔ اس عنوان کے تحت وہ لکھتے ہیں کہ

’’پچھلے سالوں کی فروخت سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ جلسہ سالانہ پر دس ہزار انڈا فروخت ہو جاتا ہے۔

کیا میں اپنے معزز و محترم احباب سے درخواست کرسکتا ہوں کہ وہ اس دفعہ یہ عہد کرلیں کہ انڈوں پر جو خرچ ہوتا ہے وہ تبلیغِ اسلام و احمدیت کے فنڈ میں دے دیں گے۔ اس طرح پر سات آٹھ سو روپیہ کی بقیہ صفحہ 15 پر

فقہی کارنر

ارکان نماز کی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارکانِ نماز کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ارکانِ نماز دراصل روحانی نشست و برخاست .... ہیں۔ انسان کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آدابِ خدمتگاران میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیل حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے اور سجدہ کمال ادب اور کمال تذلل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔ یہ آداب اور طریق ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقال کی طرح نقلیں اتاری جاویں اور اسے ایک بارِ گراں سمجھ کر اُتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے تو تم ہی بتاؤ اس میں کیا لذت اور حظ آسکتا ہے؟ اور جب تک لذت اور سرور نہ آئے اُس کی حقیقت کیوں کر متحقق ہوگی اور یہ اس وقت ہوگا جب کہ روح بھی ہمہ نیستی اور تذلّل تام ہو کر آستانہ الوہیت پر گرے اور جو زبان بولتی ہے روح بھی بولے۔ اُس وقت ایک سرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔ مَیں اِس کو اور کھول کر لکھنا چاہتا ہوں کہ انسان جس قدر مراتب طے کر کے انسان ہوتا ہے یعنی کہاں نطفہ بلکہ اس سے بھی پہلے نطفہ کے اجزاء یعنی مختلف قسم کی اغذیہ اور اُن کی ساخت اور بناوٹ۔ پھر نطفہ کے بعد مختلف مدارج کے بعد بچہ، پھر جوان، بوڑھا۔ غرض ان تمام عالموں میں جو اس پر مختلف اوقات میں گزرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا معترف ہو اور وہ نقشہ ہر آن اس کے ذہن میں کھنچا رہے۔ تو بھی وہ اس قابل ہوسکتا ہے کہ ربوبیت کے مدمقابل میں اپنی عبودیت کو ڈال دے۔ غرض مدعا یہ ہے کہ نماز میں لذت اور سرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیت کا ذاتی تقاضہ ہے نہ ڈال دے اُس کا فیضان اور پُرتو اس پر نہیں پڑتا اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے۔

(الحکم 12/ اپریل 1899ء صفحہ 5)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

پیدل چلنے کے فوائد

ایک تحقیقی جائزے نے یہ ثابت کیا ہے کہ جو لوگ ہر روز 2 میل پیدل چلتے ہیں خواہ بہت ہی سست رفتاری سے ہو تو بھی ان کے مرنے کے امکان میں تقریباً 50 فیصد کمی واقع ہوتی ہے۔ رپورٹ یہ بھی بتاتی ہے کہ 2 میل پیدل چلنے کی نسبت نہ چلنے والوں میں 25 فیصد کینسر کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ حتی کہ رپورٹ میں یہاں تک لکھا ہے کہ عمر رسیدہ لوگوں کو پیدل چلنے کے لئے حوصلہ افزائی کرنا ان کی صحت کو بہتر بنا سکتا ہے۔

(اداریہ: کھیل اور ورزش کی اہمیت و افادیت، الفضل آن لائن لندن 20/ جون 2020ء)

مرسلہ: ذیشان محمود۔ سیرا لیون

طلوع و غروب آفتاب

10/ دسمبر 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:26	17:39
مدینہ منورہ	05:31	17:34
قادیان	05:51	17:25
ربوہ	05:30	17:05
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:26	15:56